"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

حضرت مسیح کی صلیبی موت سے نجات نمبر

تشحیذ الاذہان

ماہنامہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

وفا وظہور ۱۳۵۷ ہش جولائی، اگست ۱۹۷۸ء

ایڈیٹر
نورالدین منیر ایم۔اے

حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام بانی سلسلہ احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۸۳۵ - ۱۹۰۸

انیسویں صدی کے آواخر میں جب صلیبی مذہب اپنے عروج پر تھا آپ نے اپنی کتاب "مسیح ہندوستان میں"۔ (جو ۱۸۹۹ء میں لکھی گئی اور پہلی بار ۲۰ر نومبر ۱۹۰۸ء کو شائع ہوئی) میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی صلیبی موت کے عقیدہ کو نہایت قوی دلائل سے باطل ثابت کر کے عیسائیت کی صف لپیٹ دی کیونکہ عیسائیت کی بنیاد مسیح کی صلیبی موت پر ہی ہے۔ اس طرح آپ نے حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث "یکسر الصلیب" کو پورا کرنے والے اور آپکی پیش گوئی کے مطابق مسیح موعود ٹھہرے ؛ اِس کتاب کا ایک اقتباس اندر ملاحظہ فرمائیں،

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

وفا، ظہور ۱۳۵۷ھ ش

(جولائی، اگست ۱۹۷۸ء)

مدیر اعلیٰ:-

نورالدین منیر ایم۔ اے

ادارۂ تحریر:-

بشارت احمد بشیر ایم۔ اے

محمد سفیق قیصر شاہد

بدلِ اشتراک:-

پاکستان:- پانچ روپے

پرچہ ہذا:- ایک روپیہ

فہرست

اداریہ	صـ۲
مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت سے نجات	صـ۵
اہلِ تثلیث کو اہلِ توحید کی دعوت	صـ۸
وفاتِ مسیح ناصری علیہ السلام (نظم)	صـ۲۸
محمود کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکارا (نظم)	صـ۲۹
لندن کانفرنس (رپورٹ)	صـ۳۰
اللہ کے احکام چلتا ہے ترا کام (نظم)	صـ۳۱
مطالبات تحریکِ جدید	صـ۳۲
فضلِ عمر فاؤنڈیشن کا اعلامیہ	صـ۳۴
اشتہارات	صـ۳۶

پبلشر:- عبداللطیف خان

پرنٹر:- سید عبدالحی

مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقامِ اشاعت:- دفتر ماہنامہ تحریکِ جدید

دفاتر تحریکِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

تاریخ اشاعت:- ہر ماہ کی دس تاریخ

رجسٹرڈ نمبر ایل:- ۷۶۷۶

فون نمبر:- ۶۷۸

کتابت:- حمید الدین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جلد ۱۴ | ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ | شمارہ ۸۷

وفا، ظہور ۱۳۵۷ھ ش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(جولائی، اگست ۱۹۷۸ء)

اداریہ

مسیح کی صلیبی موت سے بچ نکلنے کے متعلق لندن میں بین الاقوامی کانفرنس

(نور الدین منیر ایم۔اے)

جون کے پہلے ہفتہ میں لندن میں مسیح کی صلیبی موت سے بچ نکلنے کے متعلق ایک بین الاقوامی کانفرنس منعقد ہوئی۔ یہ کانفرنس بڑے دُور رس نتائج کی حامل ہے اور مسیح کی زندگی میں واقعہ صلیب سے متعلق یہودیوں عیسائیوں اور مسلمانوں کے عقائد کی اصلاح میں بڑا اہم رول ادا کرے گی۔ اِس وقت یہودی یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ انہوں نے مسیح کو صلیب پر لٹکا کر مار دیا اور اس طرح انہیں ملعون یعنی خدا سے دُور اور زمرۂ انبیاء سے خارج ثابت کر دیا کیونکہ حضرت موسیٰؑ کا فرمان یہی ہے کہ جو صلیب پر مارا گیا وہ لعنتی ٹھہرا خدا سے اُس کا کوئی جوڑ نہیں۔

عیسائی مسیح کی صلیب پر موت کو تسلیم کرتے ہیں لیکن کہتے ہیں کہ وہ اپنے پیروؤں کے گناہوں کا کفارہ دینے کے لئے لعنتی موت مرے۔ ان کا عقیدہ بائیبل کی تعلیمات اور عقل کے بالکل خلاف ہے کیونکہ بائیبل تو صاف یہ کہتی ہے کہ جو کاٹھ پر مارا گیا وہ لعنتی ہے اور خدا سے اس کا کوئی تعلق نہیں چہ جائیکہ وہ بیٹوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے مقدّس زُمرہ میں شامل ہو۔ کفارہ کا تصوّر بھی عقل کے خلاف ہے کہ گناہ تو زید کرے اور سزا بکر کو ملے۔ صلیبی واقعہ کے متعلق مسلمانوں میں بھی غلط عقیدہ رائج ہو گیا تھا کہ مسیح علیہ السلام کو یہودی صلیب پر لٹکا ہی نہ سکے بلکہ خدا تعالیٰ نے ان کے ساتھ ملتی جلتی شکل والے ایک آدمی کو صلیب پر لٹکوا دیا جو صلیب پر مر گیا اور مسیح کو خدا تعالیٰ اپنے پاس آسمانوں میں لے گیا اور ایسی چابکدستی سے لے گیا کہ ان سینکڑوں یہودیوں کو جن کے قبضہ میں اُس وقت مسیح علیہ السلام تھے اور جو انہیں کشاں کشاں صلیب دینے کے لئے لئے جا رہے تھے پتہ ہی نہ چل سکا کہ اصل مسیح تو آسمانوں کی طرف اُڑ گئے اور اُن کے قبضہ میں صرف نقل رہ گئی ہے۔

پھر عیسائیوں کی طرح مسلمان بھی یہی عقیدہ رکھتے ہیں کہ مسیح علیہ السلام تقریباً دو ہزار سال سے آج تک آسمان میں بجسدِ عنصری زندہ بیٹھے ہیں حالانکہ قرآن و حدیث اِس عقیدہ کی کھُلی کھُلی تردید کرتے ہیں۔ قرآن کا حکم تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو اِسی زمین میں پیدا کیا ہے اور اِسی زمین میں ان کو موت دے گا اور اِسی زمین سے وہ دوبارہ اُٹھائے جائیں گے۔ آسمان پر لے جانے کا تو کوئی ذکر ہے ہی نہیں۔

بہرحال تینوں مذاہب کے پیرو حضرت مسیح کے متعلق غلط عقیدہ اختیار کئے ہوئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے آکر اِس غلطی کو دُور فرمایا۔ آپ نے واضح الفاظ میں اعلان فرمایا کہ مسیح علیہ السلام کو یہودیوں نے صلیب پر لٹکایا تو تھا لیکن وہ انہیں لعنتی موت مار نہ سکے بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرتِ کاملہ سے ایسے حالات پیدا کر دئے کہ وہ صلیب سے زندہ اُتار لئے گئے جس کے بعد وہ کشمیر کی طرف ہجرت کر گئے تاکہ وہاں موجود اسرائیلی قبائل کو خدا کی بادشاہت کی خوشخبری دیں۔

مسیح کی صلیبی موت سے بچ کر کشمیر جانے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب "مسیح ہندوستان میں" میں تفصیلی بحث فرمائی ہے۔ ہم اِس کتاب سے ایک اقتباس بطور تبرّک اِس رسالہ میں پیش کر رہے ہیں۔ حضورؑ نے یہ بھی فرمایا کہ مسیح کے متعلق جو مؤقف آپ نے اختیار کیا ہے اس کے بارہ میں خدا تعالیٰ نے ان کی رہنمائی فرمائی ہے اور یہ بھی کہ خدا تعالیٰ نے اس موقف کے ثبوت میں نئے شواہد مہیّا فرمائے گا۔

لندن میں منعقد ہونے والی یہ بین الاقوامی کانفرنس حضرت اقدسؑ کے دعویٰ کا ایک عملی ثبوت ہے۔ اِس کانفرنس میں حضرت اقدسؑ کے تیسرے خلیفہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب بنفسِ نفیس شریک ہوئے اور اس موضوع پر ایک نہایت مدلّل اور موثر مقالہ پڑھا۔ عیسائی دُنیا پر اِس کانفرنس کے اثرات کا اندازہ اِس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ برٹش کونسل آف چرچز نے کانفرنس کے حوالہ سے عیسائیوں کو اپنے عقیدہ کے برحق

ہونے کے متعلق یقین دہانی کے لئے اور ان کے ایمان کو متزلزل ہونے سے بچانے کے لئے اپنے دلائل کی بہت بڑے پیمانہ پر پبلسٹی کی اور کانفرنس کے منتظمین کو اِس موضوع پر تبادلۂ خیال کرنے کی دعوت بھی دی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اِس دعوت کا خیر مقدم کیا اور کانفرنس کے آخری اجلاس میں اعلان فرمایا کہ جماعتِ احمدیہ کو برٹش کونسل آف چرچز کے ساتھ ایسا تبادلہ خیال کرنے سے بے حد خوشی ہوگی بلکہ آپ نے کیتھولک چرچ کو بھی یہ دعوت دی اور فرمایا کہ ایسا تبادلۂ خیال نہ صرف لندن میں بلکہ یورپ، افریقہ اور امریکہ میں بھی ہونا چاہیئے۔ اب خدا کرے یہ بات آگے بڑھے اور برٹش کونسل آف چرچز اپنے چیلنج کو عملی شکل دینے کے لئے تبادلۂ خیال کے لئے جگہ کی تعیین اور دیگر شرائط وغیرہ احمدیہ مشن سے طے کرے۔ اگر ایسا ہوا تو انشاء اللہ عقائد کی دُنیا میں اسلام کے حق میں بہت جلد بہت بڑا انقلاب رُونما ہوگا یعنی حق کھل جائے گا اور باطل بھاگ جائے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِس کانفرنس میں کئی اَور بڑے جیّد اور فاضل علماء نے بڑے بلند پایہ مقالے پڑھے جن میں بعض نامور مستشرقین بھی شامل ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے کانفرنس میں شمولیت کے لئے جو سفر اختیار کیا اس کی رُوداد اور ان مقالوں کا خلاصہ جناب مولانا غلام باری صاحب سیف نے تحریکِ جدید کے لئے لکھا ہے جو قارئین کے ملاحظہ کے لئے اِس پرچہ میں پیش ہے۔ انگریزی سیکشن میں بھی کانفرنس کی رُوداد دی گئی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت سے نجات

از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"جاننا چاہیئے کہ اگرچہ عیسائیوں کا یہ اعتقاد ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہود اسکریوطی کی شرارت سے گرفتار ہو کر مصلوب ہو گئے اور پھر زندہ ہو کر آسمان پر چلے گئے لیکن انجیل شریف پر غور کرنے سے یہ اعتقاد سراسر باطل ثابت ہوتا ہے۔ متی باب ۱۲ آیت ۴۰ میں لکھا ہے کہ جیسا کہ یونس تین رات دن مچھلی کے پیٹ میں رہا ویسا ہی ابن آدم تین رات دن زمین کے اندر رہے گا۔ اب ظاہر ہے کہ یونس مچھلی کے پیٹ میں مرا نہیں تھا اور اگر زیادہ سے زیادہ کچھ ہوا تھا تو صرف بے ہوشی اور غشی تھی اور خدا کی پاک کتابیں یہ گواہی دیتی ہیں کہ یونس خدا کے فضل سے مچھلی کے پیٹ میں زندہ رہا اور زندہ نکلا اور آخر قوم نے اس کو قبول کیا۔ پھر اگر حضرت مسیح علیہ السلام زمین کے پیٹ میں مر گئے تھے تو مُردہ کو زندہ سے کیا مشابہت اور زندہ کو مُردہ سے کیا مناسبت؟ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ چونکہ مسیح ایک نبی صادق تھا اور جانتا تھا کہ وہ خدا جس کا وہ پیارا تھا لعنتی موت سے اس کو بچائے گا اِس لئے اس نے خدا سے الہام پاکر پیشگوئی کے طور پر یہ مثال بیان کی تھی اور اس مثال میں جتلا دیا تھا کہ وہ صلیب پر نہ مرے گا اور نہ لعنت کی لکڑی پر اس کی جان نکلے گی بلکہ یونس نبی کی طرح صرف غشی کی حالت ہو گی۔ اور مسیح نے اِس مثال میں یہ بھی اشارہ کیا تھا کہ وہ زمین کے پیٹ سے نکل کر پھر قوم سے ملے گا اور یونس کی طرح قوم میں عزّت پائے گا۔ سو یہ پیشگوئی بھی پوری ہوئی کیونکہ مسیح زمین کے پیٹ میں سے نکل کر اپنی اُن قوموں کی طرف گیا جو کشمیر اور تبت وغیرہ مشرقی ممالک میں سکونت رکھتی تھیں یعنی بنی اسرائیل کے وہ دس فرقے جن کو شاہ اسور سلمنصر مسیح سے سات سو اکیس برس پیشتر اسیر کر کے لے گیا آخر وہ ہندوستان کی طرف آکر اس ملک کے متفرق مقامات میں سکونت پذیر ہو گئے تھے اور ضرور تھا کہ مسیح اس سفر کو اختیار کرتا کیونکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے یہی اس کی نبوّت کی علّت غائی تھی کہ وہ ان گمشدہ یہودیوں کو ملتا جو ہندوستان کے مختلف مقامات میں سکونت پذیر ہو گئے تھے۔ وجہ یہ کہ درحقیقت وہی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑیں تھیں جنہوں نے

ان ملکوں میں آکر اپنے باپ دادے کا مذہب بھی ترک کر دیا تھا اور اکثر اُن کے بدھ مذہب میں داخل ہو گئے تھے اور پھر رفتہ رفتہ بُت پرستی تک نوبت پہنچی تھی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماسوا اس کے صلیب کی موت سے نجات پانا اس کو اِس لئے بھی ضروری تھا کہ مقدس کتاب میں لکھا ہے کہ جو کوئی کاٹھ پر لٹکایا گیا سو لعنتی ہے اور لعنت کا ایک ایسا مفہوم ہے کہ جو عیسیٰ مسیح جیسے برگزیدہ پر ایک دم کے لئے بھی تجویز کرنا سخت ظلم اور نا انصافی ہے کیونکہ باتفاق تمام اہلِ زبان لعنت کا مفہوم دل سے تعلق رکھتا ہے اور اِس حالت میں کسی کو ملعون کہا جائے گا جبکہ حقیقت میں اس کا دل خدا سے برگشتہ ہو کر سیاہ ہو جائے اور خدا کی رحمت سے بے نصیب اور خدا کی محبت سے بے بہرہ اور خدا کی معرفت سے بکلی تہی دست اور خالی اور شیطان کی طرح اندھا اور بے بہرہ ہو کر گمراہی کے زہر سے بھرا ہوا ہو اور خدا کی محبت اور معرفت کا نور ایک ذرّہ اُس میں باقی نہ رہے اور تمام تعلق مہر و وفا کا ٹوٹ جائے اور اُس میں اور خدا میں باہم بُغض اور نفرت اور کراہت اور عداوت پیدا ہو جائے یہاں تک کہ خدا اُس کا دشمن اور وہ خدا کا دشمن ہو جائے اور خدا اس سے بیزار اور وہ خدا سے بیزار ہو جائے۔ غرض ہر ایک صفت میں شیطان کا وارث ہو جائے اور اسی وجہ سے لعین شیطان کا نام ہے۔ اب ظاہر ہے کہ ملعون کا مفہوم ایسا پلید اور ناپاک ہے کہ کسی طرح کسی راستباز پر جو کہ اپنے دل میں خدا کی محبت رکھتا ہے صادق نہیں آسکتا۔ افسوس کہ عیسائیوں نے اِس اعتقاد کے ایجاد کرنے کے وقت لعنت کے مفہوم پر غور نہیں کی ورنہ ممکن نہ تھا کہ وہ لوگ ایسا خراب لفظ مسیح جیسے راستباز کی نسبت استعمال کر سکتے۔ کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ مسیح پر کبھی ایسا زمانہ آیا تھا کہ اس کا دل درحقیقت خدا سے برگشتہ اور خدا کا منکر اور خدا سے بیزار اور خدا کا دشمن ہو گیا تھا کیا ہم گمان کر سکتے ہیں کہ مسیح کے دل نے کبھی یہ محسوس کیا تھا کہ وہ اب خدا سے برگشتہ اور خدا کا دشمن اور کفر اور انکار کی تاریکی میں ڈوبا ہوا ہے؟ پھر اگر مسیح کے دِل پر کبھی ایسی حالت نہیں آئی بلکہ وہ ہمیشہ محبت اور معرفت کے نور سے بھرا رہا تو اے دانشمند و! یہ سوچنے کا مقام ہے کہ کیونکر ہم کہہ سکتے ہیں کہ مسیح کے دِل پر نہ ایک لعنت بلکہ ہزاروں خدا کی لعنتیں اپنی کیفیت کے ساتھ نازل ہوئی تھیں۔ معاذ اللہ ہرگز نہیں۔ تو پھر ہم کیونکر کہہ سکتے ہیں کہ نعوذ باللہ وہ لعنتی ہوا؟

نہایت افسوس ہے کہ انسان جب ایک بات مُنہ سے نکال لیتا ہے یا ایک عقیدہ پر قائم ہو جاتا ہے تو پھر گو کیسی ہی خرابی اس عقیدہ کی کھل جائے کسی طرح اس کو چھوڑنا نہیں چاہتا۔ نجات حاصل کرنے کی تمنّا اگر کسی حقیقتِ حقّہ پر بُنیاد رکھتی ہو تو قابلِ تعریف امر ہے لیکن یہ کیسی نجات کی خواہش ہے جس سے ایک سچائی کا خون کیا جاتا اور ایک پاک نبی اور کامل انسان کی نسبت یہ اعتقاد کیا جاتا ہے کہ گویا اس پر یہ

حالت بھی آئی تھی کہ اس کا خدائے تعالیٰ سے رشتہ تعلق ٹوٹ گیا تھا اور بجائے یک دلی اور یک جہتی کے مغائرت اور مبائنت اور عداوت اور بیزاری پیدا ہو گئی تھی اور بجائے نور کے دل پر تاریکی چھا گئی تھی۔

یہ بھی یاد رہے کہ ایسا خیال صرف حضرت مسیح علیہ السلام کی شانِ نبوت اور مرتبہ رسالت کے ہی مخالف نہیں بلکہ اُن کے اس دعویٰ کمال اور پاکیزگی اور محبت اور معرفت کے بھی مخالف ہے جو انہوں نے جا بجا انجیل میں ظاہر کیا ہے۔ انجیل کو پڑھ کر دیکھو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صاف دعویٰ کرتے ہیں کہ میں جہان کا نور ہوں۔ میں ہادی ہوں اور میں خدا سے اعلیٰ درجہ کی محبت کا تعلق رکھتا ہوں اور میں نے اس سے پاک پیدائش پائی ہے اور میں خدا کا پیارا بیٹا ہوں۔ پھر باوجود ان غیر منفک اور پاک تعلقات کے لعنت کا ناپاک مفہوم کیونکر مسیح کے دل پر صادق آسکتا ہے ہرگز نہیں۔ پس بلاشبہ یہ بات ثابت ہے کہ مسیح مصلوب نہیں ہوا یعنی صلیب پر نہیں مرا کیونکہ اس کی ذات صلیب کے نتیجہ سے پاک ہے اور جبکہ مصلوب نہیں ہوا تو لعنت کے ناپاک کیفیت سے بے شک اُس کے دل کو بچایا گیا اور بلاشبہ اس سے یہ نتیجہ بھی نکلا کہ وہ آسمان پر ہرگز نہیں گیا کیونکہ آسمان پر جانا اس منصوبہ کی ایک جز تھی اور مصلوب ہونے کی ایک فرع تھی۔ پس جبکہ ثابت ہوا کہ وہ لعنتی نہ ہوا اور نہ تین دن کے لئے دوزخ میں گیا اور نہ مرا تو پھر یہ دوسری جز آسمان پر جانے کی بھی باطل ثابت ہوئی۔"

("مسیح ہندوستان میں" صفحہ ۱۶ تا صفحہ ۱۹)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے بااعتماد ادارہ

راجپوت پراپرٹی ڈیلرز فضل مارکیٹ گولبازار ربوہ

اہلِ تثلیث کو اہلِ توحید کی دعوت

لندن میں یورپین اقوام کا تفرس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(مرتبہ مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف)

آسماں پر دعوتِ حق کے لئے اِک جوش ہے ❊ ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اُتار
آ رہا ہے اِس طرف احرارِ یورپ کا مزاج ❊ نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی تا گاہ نقدہ وار
کہتے ہیں تثلیث کو اب اہلِ دانش الوداع ❊ پھر ہوئے ہیں چشمۂ توحید پر از جاں نثار
باغ میں ملت کے ہے کوئی گلِ رعنا کھلا ❊ آئی ہے بادِ صبا گلزار سے مستانہ وار
آ رہی ہے اب تو خوشبو میرے یوسف کی مجھے ❊ گو کہو دیوانہ میں کرتا ہوں اُس کا انتظار

(مسیح موعودؑ)

یورپ میں انقلاب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی اصل غرض دینِ اسلام کو باقی سب ادیان پر غالب کرنا تھا احادیث میں آپ کی بعثت کا وقت، صلیبی عیسائیت کا غلبہ اور دینِ اسلام کا ضعف بیان کیا ہے۔ صادق و مصدوق نے فرمایا تھا بدء الاسلام غریبًا وسیعود غریبًا فطوبٰی للغرباء۔ اسلام کی ابتداء میں بھی ضعف تھا پھر یہ ضعف توانائی میں تبدیل ہو گیا۔ فرمایا پھر ایک بار اس پر ضعف کا دور آئے گا اور اس ضعف کے دور میں پھر اِس کی توانائی کی بنیادی رکھی جائیں گی مرکزِ تثلیث یعنی یورپ کے بارے میں اُس ضعف کے دور میں مسیحِ پاک نے بروایت آپ کے ایک ساتھی مکرم امام دین صاحب سکنہ سیکھواں فرمایا:۔

"ایک روز کچھ دوست لاہور کے آئے ہوئے تھے تو حضورؑ کے دعویٰ کے متعلق کچھ گفتگو ہو رہی تھی۔ آپ نے فرمایا اگر یورپ وغیرہ ممالک میں انقلاب نہ ہوا تو

سمجھنا کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے
نہیں ہوں۔ فرمایا بڑا انقلاب ہوگا۔"
(رجسٹر روایات صحابہ ؓ
صفحہ ۵۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کی شان اور قدرت نمائی ہے کہ وہ آواز
جسے قادیان میں دبانے کی کوشش کی گئی آج اسکی
صدائے بازگشت اقطار دُنیا میں سُنائی دے رہی
ہے۔ آج خدا کی قدرتِ ثانیہ کے مظہر یورپ کے
ایوانوں میں پیغامِ حق پہنچا رہے ہیں مسیحی دنیا کا
یہ عقیدہ ہے کہ الوہیت کے اقانیم ثلاثہ میں سے
مسیح ایک اقنوم ہیں۔ وہ خدا ہیں اور خدا کے
بیٹے ہیں مسیح۔ اُن کی والدہ حضرت مریم اور
رُوح القدس تین ایک، ہیں اور ایک تین۔ اِسکے
علاوہ انہوں نے مسیحی دُنیا کو یہ طفل تسلی دی
کہ مسیح نے صلیب پر جان دے کر ہمارے گناہوں
کا کفّارہ ادا کر دیا اِس لئے مسیح پر ایمان لانیوالے
نجات یافتہ ہیں۔ یہ خدا کی تقدیر ہے کہ آج مسیحی
دُنیا سے یہ تحقیق منصۂ شہود پر آرہی ہے کہ مسیح
نے صلیب پر جان نہیں دی وہ صلیب سے زندہ
اُتارے گئے تھے۔ اِس کے لئے منجملہ دیگر شواہد
میں سے ایک دلیل مسیح کے کفن کا انکشاف اور
اس پر تحقیق ہے جو خود اُنہی کے ہاتھوں ہو رہی
ہے۔ یہ کفن ٹورین (اٹلی) میں محفوظ ہے محققین
نے کہا کہ کفن پر لہو کے اٹھائیس ۲۸ داغ اِس نظریہ
کی تائید کرتے ہیں کہ مسیح صلیب پر سے زندہ اُتارے
گئے تھے اور یہ کفن زندہ مسیح کے جسم پر لپیٹا گیا۔

امسال پھر اِسی کفن کی نمائش ٹورین میں
ہونے والی تھی اور مزید تحقیق بھی وہ پیش کرنے
والے تھے۔ چونکہ یہ نظریہ قرآن کے عین مطابق
تھا کہ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ
لَهُمْ (نساء آیت ۱۵۸) کہ مسیح کو نہ وہ قتل
کر سکے اور نہ صلیب پر انہیں مار سکے ہاں مسیح
مشبّہ بالمقتول والمصلوب ضرور ہو گئے اِسی لئے
انگلستان کی جماعتِ احمدیہ نے جون کے آغاز
میں ایک بین الاقوامی کانفرنس کی تجویز منظور کی جس
میں دُنیا کے مختلف محققین کی یہ تحقیق پیش کرنا مقصود
تھی کہ مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے اور جب وہ
صلیب پر فوت نہیں ہوئے تو کفّارہ کا مسئلہ
خود بخود ختم ہو گیا۔

جماعتِ احمدیہ انگلستان نے یہ فیصلہ
کیا کہ اِس اہم تاریخی کانفرنس میں شرکت کے لئے
حضرت مسیح پاک کے نافلہ، جماعت کے موجودہ
امام کی خدمت میں عرض کیا جائے۔ چنانچہ اُن کی
درخواست کو امام جماعتِ احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ
نے شرفِ باریابی عطا فرمایا۔

۸ مئی

اِس غرض کے لئے سوئے انگلستان روانہ
ہونے سے قبل ۸ مئی کو عصر کی نماز مسجد مبارک میں
ادا فرمانے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث

ایدہ اللہ تعالیٰ نے احبابِ جماعت سے مختصر سا خطاب فرمایا جس میں فرمایا کہ چند لوگوں نے ہماری کانفرنس کے انعقاد پر بہت ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا ہے حتیٰ کہ ہمیں دھمکی آمیز پیغامات بھی وصول ہونے شروع ہوئے ہیں لیکن ہمیں قرآن کا یہی حکم ہے ولا تخشوھم واخشونی (البقرہ آیت ۱۵۱) کہ تم لوگوں سے نہ ڈرو بلکہ صرف مجھ سے ڈرو۔ حضور نے فرمایا دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ اِس کانفرنس کو اسلامی برکات کے انتشار اور معجزانہ جلووں کے اظہار کے لحاظ سے بہت ہی برکتوں والا بنائے اور ہر آن ہم سب کا حافظ و ناصر ہو۔ اجتماعی طور پر دعا کرانے کے بعد چھ بجے شام حضور قصرِ خلافت سے روانہ ہوئے دِلی محبین کے لب پر حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کا یہ شعر تھا ؎

ہر گام پہ ہمراہ رہے نصرتِ باری
ہر لمحہ و ہر آن خدا حافظ و ناصر

۱۰ اور ۱۱ مئی کی درمیانی شب

لاہور اور کراچی میں کچھ دیر کے لئے رُکتے ہوئے حضور ۱۰ اور ۱۱ مئی کی درمیانی شب دو بج کر پچپن منٹ پر کراچی سے روانہ ہو گئے۔ پونے آٹھ گھنٹے کی مسلسل پرواز کے بعد بخیریت جرمنی کے شہر فرینکفورٹ پہنچ گئے۔ ہوائی اڈہ پر مخلصین نے آپ کا والہانہ استقبال کیا۔ حضور ایدہ اللہ کی دعا اور توجہ سے جرمنی کے کئی شہروں میں خدا کے گھر آباد ہو چکے ہیں جہاں سے پانچ وقت خدا کی توحید اور خاتم النبیین کی رسالت کی منادی کی جاتی ہے۔ فرینکفورٹ میں بعض دوسرے ممالک سے بھی جاں نثارانِ احمدیت حضور کی زیارت کیلئے آئے ہوئے تھے۔ رشن ہاؤس میں پہنچنے پر مخلصین نے آپ کا پُرجوش استقبال کیا۔

اپنے قیام کے دوران احبابِ جماعت کو مختلف مواقع پر حضور نے بیش قیمت نصائح سے نوازا۔ حضور نے خدام کو نصیحت فرمائی کہ وہ کوئی نہ کوئی ہنر سیکھنے کی کوشش کریں تاکہ آئندہ زندگی میں اُن کے کام آئے۔ حضور نے ہر احمدی کو نصیحت فرمائی کہ وہ اسلام کا مثالی نمونہ بننے کی کوشش کریں اِسی میں ان کی بھلائی اور اسلام کی ترقی کا راز مضمر ہے۔ انفرادی طور پر احباب حضور کی خدمت میں حاضر ہوتے رہے اور حضور کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے احبابِ جماعت کو فرمایا اسلام کے عالمگیر غلبہ کے دن اب قریب ہیں اِس لئے اپنے عملی نمونہ سے دُنیا کو اسلام سے متعارف کرائیں۔ قریباً دس دن جرمنی میں قیام فرمانے کے بعد ۲۰ مئی کو حضور سوئٹزرلینڈ کے لئے روانہ ہو گئے۔

۲۰ مئی

یہ خدا تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ یورپ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے بیشتر ممالک میں احمدیہ مشن و مساجد قائم ہیں
جرمنی سے روانہ ہو کر حضور نے زیورچ (سوئٹزرلینڈ)
میں قیام فرمایا۔ یہاں بھی حضور تشنہ لبوں کو آسمانی
پانی سے سیراب کرتے رہے۔ حضور کے اعزاز میں
احمدیہ مشن نے ایک استقبالیہ ترتیب دیا۔ حضور ایدہ
اللہ نے بنفسِ نفیس اس میں شرکت فرمائی۔ مختلف
قومیتوں کی سربرآوردہ شخصیات اور مختلف علوم
کے فضلاء اور ماہر حضور کی خدمت میں شرفِ
باریابی پاتے رہے۔ تین روز یہاں ٹھہرنے کے
بعد حضور واپس فرینکفورٹ تشریف لے آئے۔

ہیگ میں ورود اور چودہ افراد کی بیعت

۲۹ مئی کو ہالینڈ کے دارالحکومت ہیگ
میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز
تشریف لے گئے۔ یہاں دو دن حضور نے قیام فرمایا۔
ہالینڈ کے احباب کے علاوہ متعدد قومیتوں کے
احباب نے کثیر تعداد میں حضور کا والہانہ استقبال
کیا۔ بفضلہ تعالیٰ چودہ افراد بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ
میں داخل ہوئے۔ حضور ایدہ اللہ نے جماعت کے
احباب کو شرفِ ملاقات بخشا۔ ۳۰ مئی کو احمدیہ مشن
ہاؤس میں احبابِ جماعت اکٹھے ہو کر حضور کی صحبت
میں ایک گھنٹہ کے قریب رہے اور حضور کے ارشادات
سے مستفیض ہوئے۔

۳۱ مئی

۳۱ مئی کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے
قافلہ سمیت لندن کے ہیتھرو ایئرپورٹ پر اترے
ہوائی اڈہ پر نمائندہ احباب نے آپ کا استقبال
کیا جن میں گیمبیا کے ہائی کمشنر، عالمی شہرت کے حامل
محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب اور محترم ڈاکٹر
عبدالسلام صاحب بھی تھے۔ یہاں سے حضور
موٹر کاروں کے قافلہ کی صورت میں پٹنی کی احمدیہ
مسجد کو روانہ ہوئے۔ راستہ میں بھی جماعت کے
افراد ہاتھ ہلا ہلا کر حضور کو خوش آمدید اور سلام
عرض کرتے۔ مسجد فضل لندن میں قریباً ایک ہزار
افراد نے اپنے محبوب امام کا استقبال کیا جن میں
متعدد ممالک سے آئے ہوئے احمدی شامل تھے
یہ اُس قافلہ کے استقبال کے لئے چشم براہ تھے
جس کے دادا حضرت مسیح پاکؑ کو بٹالہ کے ایک
مولوی نے کہا تھا

"میں نے ہی انہیں بڑھایا تھا اور
میں ہی اسے گراؤں گا"

لیکن خدائے قدوس نے فرمایا تھا

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں
تک پہنچاؤں گا"

اور فرمایا تھا

"I shall give you a long party of Islam."

آج کا منظر کتنا خوش کُن تھا کہ اہلِ تثلیث کو توحید
کی دعوت دینے کے لئے مسیح پاکؑ کا خلیفہ اُن کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملک میں اُترا اور کتنی خوش نصیب تھیں وہ آنکھیں جنہوں نے استقبال کا یہ ایمان افروز منظر دیکھا۔ آج اُنہوں نے عزمِ محمود کی یہ جھلک اپنی آنکھوں سے دیکھی ؎

پھیلائیں گے صداقتِ اسلام کچھ بھی ہو
جائیں گے ہم جہاں بھی کہ جانا پڑے ہمیں
محمود کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار
دُوئے زمیں کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں

بین الاقوامی کانفرنس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲، ۳ اور ۴ جون کو لندن میں بین الاقوامی کانفرنس کے انعقاد کا اعلان ہو چکا تھا۔ برطانوی پریس میں اِس کی خوب تشہیر بھی کی گئی لیکن جوں جوں یہ دن قریب آتے گئے۔ عیسائیوں نے کتمانِ حق کے پُرانے حربے کو آزمانا شروع کیا۔ یہ کانفرنس کنزنگٹن کامن ویلتھ انسٹی ٹیوٹ کے کانفرنس ہال میں جمعہ کے بعد منعقد ہوئی۔ چھ سو سے زائد نمائندگان کانفرنس ہال میں جمع ہوئے۔ کانفرنس ہال کی تمام نشستیں کئی ہفتہ قبل ریزرو کر لی گئی تھیں۔ کانفرنس میں شرکت کرنے والوں کے شوق اور بڑھتی ہوئی تعداد کے پیشِ نظر منتظمین نے کانفرنس ہال سے ملحق ایک اَور ہال بھی حاصل کیا جس میں ٹی وی پر کانفرنس کی مکمل کارروائی دکھانے کا انتظام کیا گیا تھا لیکن اِس کے باوجود نشستوں کی کمی کی وجہ سے کانفرنس میں دلچسپی رکھنے والوں کی ایک بہت بڑی تعداد کو مایوس ہونا پڑا۔ ایک صد سے زائد انگریز نژاد مبلغین نے اختلافِ عقیدہ کے باوجود اِس کانفرنس میں شریک ہونے کی جُرأت کی۔

کانفرنس کا پہلا روز

۲ر جون کو جمعہ کی نماز کے بعد کانفرنس کا آغاز ہوا۔ جمعہ کا خطبہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بہت اختصار سے فرمایا۔ سورۃ نساء کی آیت ۱۵۶ تا ۱۵۹ کی تلاوت سے کانفرنس کا افتتاح ہوا۔ امام مسجد لندن نے خطبہ استقبالیہ میں کانفرنس کا مقصد بیان کیا۔ آپ کے بعد محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے کانفرنس کے موضوع کی وضاحت فرماتے ہوئے کہا زیرِ بحث مسئلہ میں کہ مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے یہودی عیسائی اور مسلمان مختلف جہات سے یکساں دلچسپی رکھتے ہیں۔ انسانیت کی خدمت اور سچائی کی تلاش اور اس کے اظہار کی خاطر ہی جماعتِ احمدیہ نے اِس کانفرنس کے انعقاد کا انتظام کیا ہے۔ اِس بارہ میں آپ نے قرآن و حدیث کا نظریہ بیان کیا۔ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام بانیٔ سلسلہ نے دُنیا کے سامنے پیش کیا۔

کانفرنس کا پہلا مقالہ

انڈیا کے مشہور ماہر آثارِ قدیمہ پروفیسر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فدا محمد حسنین ایم۔ اے۔ ایل ایل بی۔ ڈی ایچ جو سرینگر میں رہائش پذیر ہیں۔ آپ جاپان کی یونیورسٹیوں میں ہندوستانی تاریخ اور ثقافت کے جزو وقتی پروفیسر بھی ہیں اور سرینگر کے محکمہ آثارِ قدیمہ کے ڈائریکٹر اور آثارِ قدیمہ میں الاقوامی کانگریس کے ممبر بھی ہیں پہلا مقالہ انہوں نے پیش کرنا تھا لیکن بعض مجبوریوں کے پیشِ نظر آپ اس کانفرنس میں خود شرکت نہ کر سکے اس لئے آپ کا مقالہ ریٹائرڈ ایئر مارشل ظفر چوہدری صاحب نے پڑھا۔ پروفیسر صاحب نے اپنے مقالہ میں قدیم کتب کے اقتباسات سے ثابت کیا کہ آج سے انیس سو سال پہلے یوز آسف نبی کشمیر میں آئے اور پھر یہیں انہوں نے وفات پائی۔ آپ نے بھوشیہ مہاپران اور ابن بابویہ قمی کی کتب کے اقتباسات بھی پیش کئے۔ اس میں مقامِ دین پر مہاراجہ شالباہن اور مسیح علیہ السلام کی ملاقات کا بھی ذکر ہے۔ حضرت مسیح کی کشمیر میں آمد کے ثبوت میں آپ نے سر فرانسس ینگ ہزبینڈ کی کتاب "کشمیر میں" کا ایک اقتباس بھی پیش کیا جس میں یہ درج ہے کہ "مسیح کا مقبرہ خانیار سرینگر میں واقع ہے جو ریاست کشمیر کا گرمائی دارالحکومت ہے۔"

دوسرا مقالہ جناب انڈریاس فیبر قیصر کا تھا۔ مقالہ نگار جرمنی کے رہنے والے ہیں اور آجکل سپین میں سکونت پذیر ہیں۔ انہوں نے خود کشمیر جا کر قبرِ مسیح کے بارہ میں تحقیق کی۔ آپ کی یہ تحقیقی کتاب Jesus died in Kashmir کے نام سے شائع ہو چکی ہے۔ فاضل مقالہ نگار نے ثابت کیا کہ مسیح علیہ السلام کی وفات صلیب پر نہیں ہوئی۔ آپ نے اس امر پر زور دیا کہ مسیح علیہ السلام صلیب پر صرف چند گھنٹے رہے جبکہ اس دردناک حالت میں کئی روز تک صلیب پر لٹکے رہنے کے باوجود بچ جانا عین ممکن تھا بالخصوص جبکہ زخموں کے علاج کے انتظامات بھی ہو گئے ہوں۔

اس کے بعد فاضل مقالہ نگار نے ٹورین میں مسیح کے کفن کے متعلق ثابت کیا کہ وہ اصلی کفنِ مسیح ہی ہے۔ اس میں زخمی مسیح کو لپیٹا گیا تھا اس چادر پر لہو کے اٹھائیس داغ ہیں جو مسیح کے زخموں سے نکلا۔ کپڑے پر شیشہ بھی مسیح کی ہے اور یہ ثابت ہے کہ مسیح کے زخموں کا علاج حکیم نکوڈیمس نے کیا تھا۔ مقالہ نگار نے مقالہ کے آخر میں روضہ بل (کشمیری قبرِ مسیح کو اسی نام سے یاد کرتے ہیں جس کے معنے ہیں معزز قبر کی جگہ) کی بعض سلائیڈز بھی دکھائیں۔

پہلے دن کے اجلاس کا آخری مقالہ چیکوسلاویکیہ کے ڈاکٹر لیڈس لیوفلپ ایم۔ ڈی کا تھا۔ آپ نے پیرس کی یونیورسٹیوں سے پوسٹ گریجوایٹ کورسز کئے۔ پھر چارلس یونیورسٹی پراگ میں تشخیص امراض کے پروفیسر مقرر ہوئے۔ ۱۹۵۶ء میں انہوں نے حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق ایک تاریخی شخصیت

کی حیثیت سے تحقیق شروع کی اور اپنی اِس تحقیق کو چارلس یونیورسٹی اور چیکوسلاویکیہ کی اکیڈیمی آف سائنس کے شعبہ مشرقی علوم میں مقالات کی شکل میں پیش کیا۔ آپ کے مقالہ کا عنوان تھا "فلسطین سے باہر مسیح کی سرگرمیوں کے بارے میں جدید آراء"

آپ نے مقالہ کے آغاز میں فرمایا کہ بیشتر تاریخ دانوں نے مسیح کی حیات کے موضوع سے بے اعتنائی برتی ہے۔ آپ نے جماعتِ احمدیہ کی تعریف کی کہ اُس نے اِس کانفرنس کے ذریعہ مسیح علیہ السلام کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر تاریخی نقطۂ نظر سے روشنی ڈالنے کا موقع پیدا کیا۔ انہوں نے مسیح کے سفرِ کشمیر کے بارہ میں مختلف استشہاد پیش کئے۔

اجلاس کے آخر میں سامعین کے سوالات کے جوابات محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب اور مسٹر انڈریاس ٹیبر نے دیئے۔ ایک سوال کے جواب میں محترم چوہدری صاحب نے مسیح کے ابن اللہ ہونے کی وضاحت کی کہ بائیبل کے محاورہ کے مطابق اِس سے مُراد رُوحانی فضیلت ہے اور مسیح کی ابن اللہ ہونے میں کوئی خصوصیت نہیں کیونکہ بائیبل نے ایک کثیر گروہ کو ابن اللہ کہا ہے۔ مسٹر قیصر نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ مسیح کے آسمان پر جانے کی کوئی شہادت موجود نہیں۔

کانفرنس کا دوسرا روز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوسرے روز کی حاضری پہلے روز سے زیادہ تھی۔ کانفرنس ہال اور اس سے ملحقہ ہال جہاں تمام کارروائی ٹیلیویژن پر دکھانے کا انتظام تھا سامعین سے بھر چکے تھے اِس لئے سامعین کیلئے نمائش گاہ میں (جس کا ذکر آئندہ کروں گا) لاؤڈ اسپیکر پر کانفرنس کی کارروائی سننے کا انتظام کیا گیا۔

کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآنِ پاک سے ہوا اور آج کے اجلاس میں پہلا مقالہ جناب عبدالسلام صاحب میڈسن نے پیش کیا۔ عبدالسلام صاحب نے ڈینش زبان میں قرآنِ مجید کا ترجمہ کیا ہے اور آپ نے اسلام پر متعدد کتب بھی تصنیف کی ہیں۔ عبدالسلام صاحب ڈنمارک میں پیدا ہوئے لوتھرن چرچ کے ایک پادری کے بیٹے ہیں۔ آپ ۱۹۵۶ء میں جماعتِ احمدیہ میں داخل ہوئے۔

آپ کا مقالہ مسیح علیہ السلام کی صلیب سے نجات کے بارہ میں قرآنی اور اسلامی شہادات کے موضوع پر تھا۔ آپ نے اپنے مقالہ کو تین حصوں میں تقسیم فرمایا:۔

۱۔ انسان کا فانی ہونا۔

۲۔ تمام رسولوں اور انبیاء علیہم السلام کا فانی ہونا اور سب کا وفات پانا۔

۳۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا فانی ہونا اور

وفات پانا۔

علمی طور پر گویا آپ نے دلیل استقراء کے ذریعہ مسیح کی وفات کو ثابت کیا۔

فاضل مقالہ نگار نے قرآنی آیت سے ثابت کیا کہ ہر انسان فانی ہے اور پھر آپ نے قرآن مجید کی آیات سے وفاتِ مسیح کو ثابت کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال پر صحابہ کے اجماع کو دلیل کے طور پر پیش کیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ان تاریخی الفاظ کو جو توحیدِ اسلامی کا نکتہ مرکزیہ ہے پیش کیا۔

"من کان یعبد محمدًا فانّ محمدًا قد مات ومن کان یعبد اللہ فانّ اللہ حیٌّ لا یموت"

(بخاری کتاب المناقب)

اے لوگو! جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی عبادت کرتا تھا وہ جان لے کہ محمدؐ فوت ہو گئے ہیں اور جو خدا کی عبادت کرتا تھا وہ یاد رکھے کہ خدا زندہ ہے اور اسے کبھی موت نہیں آئے گی۔

دوسرا مقالہ مکرم بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد لندن کا تھا۔ آپ ہی اس کانفرنس کے داعی تھے۔ آپ صوبہ سرحد سے تعلق رکھتے ہیں۔ تعلیم الاسلام کالج سے بی اے کرنے کے بعد زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ ربوہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کی۔

آپ نے واقعہ صلیب کے بارہ میں عیسائی، یہود اور مسلمانوں کی آراء بیان کر کے کہا میں اپنے اسلامی نظریہ کے بارہ میں نئے عہدنامہ اور اس کی تفاسیر سے استشہاد پیش کروں گا۔ اس بارہ میں جماعتِ احمدیہ کا نظریہ پیش کرتے ہوئے آپ نے انجیل سے اُس کے تائیدی دلائل بیان کئے۔ آپ نے ثابت کیا کہ مسیح کی اپنی پیشگوئی متی ۱۲/۳۵، پیلاطوس کی بیوی کا خواب مندرجہ متی ۲۲/۱۹، اور خود واقعہ صلیب کی نوعیت سے یہ ظاہر ہے کہ مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے انہوں نے صلیب پر جان نہیں دی۔ واقعہ صلیب کے بعد اُن کے جسم سے خون کا بہنا یہ ثابت کرتا ہے کہ مسیح صلیب سے زندہ اُتارے گئے تھے۔ اُن کے ساتھ جن کو صلیب دی گئی تھی انکی ہڈیاں توڑی گئیں جبکہ ایک سوچی سمجھی سکیم کے تحت حضرت مسیح سے یہ سلوک روا نہیں رکھا گیا۔ پھر واقعہ صلیب کے بعد اُسی جسم سے مسیح کا حواریوں کو ملنا، اپنے زخم دکھانے اور کھانا کھانے کا ذکر بھی انجیل میں موجود ہے۔

آخر میں فاضل مقالہ نگار نے بیان کیا کہ اگر مسیح کو صلیب پر موت آگئی ہو اور مسیح اس کے بعد بقول عیسائیوں کے آسمان پر چلے گئے ہوں تو بنی اسرائیل کے گمشدہ قبائل ان کی موعودہ برکت سے محروم رہتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تیسرے مقالہ نگار

آج دوسرے دن کے تیسرے مقالہ نگار مکرم و محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب تھے۔ محترم چوہدری صاحب کی ذات دُنیا کے کسی طبقہ اور گوشہ کے لئے محتاجِ تعارف نہیں۔ ان کی قابلیت کا لوہا دُنیا مانتی ہے۔ ہاں اِتنا ضرور کہوں گا کہ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب اُن خوش نصیب افراد میں سے ہیں جنہیں مسیحِ پاک کی صحبت نصیب ہوئی اور پہلی نظر میں ہی آپ کی سعید فطرت نے یہ فیصلہ کر لیا کہ یہ مُنہ جھوٹے کا نہیں۔

آپ کے مقالہ کا عنوان تھا "عیسیٰ نبی اللہ" آپ نے اپنے مقالہ کا آغاز یہودی اور عیسائی علماء کے اقوال سے کیا کہ مسیح مکمل طور پر ایک بشر تھے۔ آپ نے بتایا کہ "ابن اللہ" انجیل کی ایک اصطلاح ہے جو خدا کے پیاروں کے لئے استعمال کی گئی ہے اور اِس سے مراد انجیل میں کسی جگہ بھی "خدا کی ذات" نہیں۔ اِس کے بعد آپ نے انجیل سے اقتباسات پیش کئے جن میں مسیح نے اپنے آپ کو خدا کا ایک فرستادہ ہی کہا ہے جیسے یوحنا $\frac{17}{3}$، $\frac{5}{3}$، $\frac{5}{29\text{ تا }36}$، $\frac{8}{26,42}$، $\frac{17}{18}$، $\frac{6}{38\text{ تا }40}$۔

ایک لطیف نکتہ

محترم چوہدری صاحب نے اپنے مقالہ میں ایک لطیف نکتہ بیان فرمایا۔ نظریہ تثلیث کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ تثلیث کے اقانیم ثلاثہ آپس میں ہر لحاظ سے برابر ہوں کیونکہ اگر تینوں میں کسی بھی لحاظ سے عدم مساوات ہو تو اِس کا مطلب یہ ہوگا کہ ایک کو باقی دو پر برتری حاصل ہے اور جو بھی اِن میں سے دوسروں سے کمتر ہو وہ خدا نہیں ہو سکتا اور بائیبل کے سرسری جائزے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ "باپ اِن سب میں برتر ہے" (مرقس $\frac{13}{13}$)۔ مسیح علیہ السلام باپ سے تضرعانہ دعائیں کرتے تھے (لوقا $\frac{15}{10}$، $\frac{9}{38}$، متی $\frac{21}{22}$) اور مانگنے والے اور جس ہستی سے مانگا جائے دونوں کے درمیان مساوات کا تصور ہی نہیں کیا جا سکتا۔ اور بائیبل سے یہ کہیں ثابت نہیں کہ باپ (جو خدا ہے) نے بیٹے (جو مسیحیوں کے نزدیک دوسرا خدا ہے) سے دعا مانگی ہو۔ محترم چوہدری صاحب نے فرمایا کہ یہ نظریہ انسانی کانشنس اور ضمیر کے خلاف ہے۔

آپ نے فرمایا مسیح کا اصل مقام یہی ہے کہ آپ خدا کے ایک مقبول بندے تھے۔ آپ خدا کے برگزیدہ نبی تھے خدا نہ تھے۔ تثلیث یا اقانیم ثلاثہ کا یہ نظریہ بعد کی اختراع اور ایک فرضی قصہ ہے جسے مسیح کے کام کی اہمیت ظاہر کرنے کے لئے شاعرانہ مبالغہ میں پیش کیا گیا ہے۔ مقالہ کے آخر میں آپ نے فرمایا قرآنِ مجید اِس نظریہ کی شدت سے تردید کرتا ہے۔ اِس کے ثبوت میں محترم چوہدری صاحب نے قرآن مجید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی متعدد آیات پیش فرمائیں۔

دوسرے روز کا اجلاس بعد از دوپہر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ اجلاس محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی زیرِ صدارت شروع ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب نے اسرائیل کے گمشدہ قبائل کے موضوع پر اپنا مقالہ پیش کیا۔

محترم صاحبزادہ صاحب موصوف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے یعنی قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے فرزندِ ارجمند ہیں۔ آپ پرانے آئی۔ سی۔ ایس ہیں۔ حکومتِ پاکستان میں مختلف ذمہ دار عہدوں پر فائز رہے۔ یو۔ این۔ او میں سیکرٹری مالیات۔ حکومتِ پاکستان میں صدرِ پاکستان کے مشیر مالیات اور ڈپٹی چیئرمین منصوبہ بندی کمشن کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ آجکل آپ ورلڈ بنک کے ڈائریکٹر ہیں۔

آپ نے اپنے مقالہ میں فرمایا دنیا کی آبادی کی اکثریت یہودیت، عیسائیت اور اسلام کے پیروؤں پر مشتمل ہے اور یہ تینوں کسی نہ کسی وجہ سے مسیح کی شخصیت میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ اس کانفرنس کے انعقاد کی ایک غرض یہ ہے تا عالمی رائے عامہ کی توجہ اس اہم مسئلہ کی طرف مبذول کرائی جائے اور وہ سراغ جس کا مرکز مسیح کی ذات ہے اسے حل کرنے کی کوشش کی جائے تاکہ صداقت کے متلاشی صحیح عقیدہ کو اختیار کر سکیں۔ اس بارہ میں آج جو تاریخی ثبوت اور شواہد ہمیں میسّر ہیں اُن کا غیر جانبدارانہ انداز میں جائزہ لیا جائے اور کسی تعصب کے بغیر صحیح نظریہ اور حقیقت کا اعلان کیا جائے۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے ان شہادات کا مختصر تذکرہ کیا جو مسیح کی صلیبی موت سے نجات کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ پھر مقالہ نگار نے کہا کہ کسی نے اس امر کی وضاحت نہیں کی کہ مسیح کے صلیب سے اُتارے جانے اور اُن کے رفع الی السماء کے درمیان تین دن کا وقفہ کیوں ہے؟ مقالہ نگار نے کہا یہ وقفہ اس لئے تھا کہ مسیح کے زخموں کا علاج کیا جا سکے اور جب آپ کے زخم مندمل ہو گئے تو آپ وہاں سے کسی امن کی جگہ کی طرف سفر کر گئے۔ اور بائیبل سے یہ ثابت ہے کہ مسیح کو اسرائیل کے گھرانے کی گمشدہ بھیڑوں کی طرف بھیجا گیا تھا (متی $15:24$) اگر ہم فلسطین میں رہنے والے یہود کو گمشدہ قرار دیتے ہیں تو ہمیں بنی اسرائیل کے اُن قبائل کو بھی جو فلسطین سے کہیں دُور جا بسے تھے گمشدہ قرار دینا پڑے گا۔ کیونکہ یہ قبائل تو جسمانی لحاظ سے بھی گمشدہ تھے اور روحانی لحاظ سے بھی۔ اور یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ بنی اسرائیل ۱۲ قبائل میں منقسم تھے۔ ان میں سے دو اس ملک میں بستے تھے جہاں

مسیح نے اپنے پیغام کی اشاعت کی۔ باقی دس قبائل دوسرے ممالک میں پھیلے ہوئے تھے۔ مسیح کا خدا کی طرف سے مفوضہ مشن اس وقت تک مکمل نہیں کیا جا سکتا جب تک آپ اُن باقی دس اسرائیلی قبائل سے رابطہ قائم نہ کریں جو کہ فلسطین سے جا چکے تھے۔

اس کے بعد فاضل مقالہ نگار نے اِس امر کے ثبوت میں تیس یورپین، چھ قدیمی مسلمان مورخین کشمیر اور دو ہندو محققین بشمول پنڈت جواہر لال نہرو کی آراء پیش کیں کہ اہلِ کشمیر، افغانستان اور ہندوستان کے بعض علاقوں کے لوگ بنی اسرائیل کے گمشدہ قبائل سے تعلق رکھتے ہیں۔ اِن محققین نے اِس امر کے ثبوت میں ان لوگوں کے چہروں کے خدوخال، ان کے لباس، آرٹ کلچر، رسم و روایات، لوک کہانیوں اور لوک گیتوں کا مطالعہ کرنے کے بعد کہا کہ یہ اسرائیل کے گمشدہ قبائل ہی ہیں۔ اِس امر کے ثبوت میں مقالہ نگار نے چار سو پانچ ناموں کی ایک فہرست بھی پیش کی جو بائیبل میں وارد ہونے والے ناموں سے شدید مشابہت رکھتے ہیں۔

فاضل مقالہ نگار نے بیان کیا کہ گمشدہ قبائل بنی اسرائیل کے کشمیر، افغانستان اور بعض ملحقہ علاقوں میں آباد ہونے کی شہادات نہایت زبردست اور تواتر سے ہیں۔ یہ مختلف مذہبی کتب میں بھی موجود ہیں۔ قدیم اور جدید مصنفین اور محققین نے بھی اِس کا برملا اعتراف کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ

سر فرانسس ینگ ہسبنڈ مسیح کے کشمیر میں دفن ہونے کا ذکر کرتے ہوئے سوال کرتے ہیں کہ

"جب ظاہری شکل و صورت میں یہاں کے لوگ اِس قدر نمایاں طور پر یہودی خدوخال رکھتے ہیں تو پھر کیا یہ کوئی عجیب بات ہے کہ ایسا نظریہ موجود ہو"

مقالہ نویس نے اپنے مقالہ کا اختتام اِن الفاظ پر کیا:

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آج سے تقریباً چودہ سو سال قبل یہ معرکہ آراء پیشگوئی فرمائی تھی کہ عیسائیت اس وقت تک زوال پذیر نہ ہوگی جب تک وہ مسیح موعود دُنیا میں ظاہر نہ ہو جائے جس کے ہاتھوں صلیب کا پاش پاش ہونا مقدّر ہے یہ پیشگوئی اس طرف اشارہ کرتی ہے کہ مسیح موعود کے زمانے میں ایسے انکشافات ظاہر ہوں گے جن سے عیسائی نظریۂ صلیب اور رفع الی السماء کی حقیقت کھل کر سامنے آئے گی اور بائیبل، طبّی تحقیق اور دوسرے انکشافات کی زبردست شہادات کے سامنے یہ دونوں نظریات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چھوڑنے پڑیں گے۔ اب وہ وقت
آچکا ہے اور اسی طرح ہو رہا
ہے جس طرح بتایا گیا تھا پہلی رات
کے چاند کی طرح ابھی سب لوگ
اسے نہیں دیکھ سکتے۔ مگر کب تک؟
دو ہزار سال کے عرصہ میں جڑ
پکڑنے والے تعصّبات اور غلط
نظریات آخرکار ختم ہو رہے ہیں
حقیقت یہ ہے کہ صداقت آہستہ
آہستہ اپنے دعویٰ قبولیت کو
مضبوط اور پائیدار بنا رہی ہے
ذرا ایک نظر اس طوفان پر ڈال
کر دیکھیں جو آج سے اسّی سال
قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام
کی اِس موضوع پر تحریرات کے
خلاف اُٹھا تھا اور پھر ایک نظر
ادھر بھی کہ اس وقت جس بات
کی سُننے والوں نے شدید مخالفت
کی تھی وہ آج کس طرح خاموشی سے
قبول کر لی گئی ہے اور یہ مقدر
ہے کہ جوں جوں علم کی وسعت ہوگی
اور نئی تحقیق و تفتیش کے سامنے
پُرانے تعصّبات اور غلط مفروضات
کی دیواریں گریں گی آپ کی
بیان فرمودہ دیگر صداقتیں بھی
مقبولیت حاصل کریں گی تب اقوام
عالم صداقت کا اقرار کریں گی اور
ایک عالمی نظامِ نَو کے لئے زمین
ہموار اور تیار کی جائے گی۔ ایک
ایسا عالمی نظام جو انسانیت کو
آج کے زبردست اختلافات اور
جھگڑوں سے نجات دلا دے گا
جو انسانی پیدائش کے مقصد کے
حصول میں سب سے بڑی روک
بنے ہوئے ہیں۔"

آج کے دوسرے اجلاس کا دوسرا مقالہ جناب شیخ عبدالقادر صاحب آف لاہور کا تھا۔ محترم شیخ صاحب گہری تحقیق اور مطالعہ کرنے والے عالم اور عیسائیت کے متعلق اکتشافاتِ عصری پر متعدد کتب کے مصنّف ہیں۔ آپ کے مقالہ کا موضوع تھا "واقعہ صلیب کے بعد مسیح کی زندگی"۔ آپ نے کہا تاریخی کتب سے ثابت ہے کہ واقعہ صلیب کے بعد مسیح علیہ السلام نے اپنے بعض پیروؤں کو اکٹھا کیا اور ایک ایسے ملک میں جا کر آباد ہوئے جو جنّت کا نمونہ تھا۔ آزاد خیال عیسائیوں کے لٹریچر میں ان واقعات کی تفصیلات پائی جاتی ہیں جو واقعہ صلیب کے بعد پیش آئے تھے۔ اس میں مسیح کے حواریوں کے تبلیغی منصوبوں کا ذکر بھی ملتا ہے۔

آپ نے وادیٔ قمران میں دریافت ہونیوالے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صحیفوں کا بھی ذکر کیا۔ ان میں یہ موجود ہے کہ واقعہ صلیب کے بعد مسیح ۵۵۰ دن تک فلسطین میں رہے اور اس عرصہ میں اپنے بعض حواریوں کے ساتھ اپنے پیروؤں کی تعلیم و تربیت میں مشغول رہے۔ آپ نے بعض اور صحائف کا ذکر کیا جو حال ہی میں مختلف مقامات سے ملے ہیں جن میں ذکر ہے کہ مسیح واقعہ صلیب کے بعد زندہ رہے۔ فاضل مقالہ نگار نے کہا بحیرۂ مُردار میں پائے جانے والے صحیفہ میں مرقوم ہے کہ مسیح نے کہا

"یہود مجھے مارنا چاہتے ہیں اور
بڑی جگہوں میں سے سب سے
بڑی جگہ پر مجھے پھینکنا چاہتے تھے
لیکن خدائی منصوبہ کچھ اور تھا کہ
مجھے اس مصیبت سے بچایا جائے"

انہوں نے بیان کیا کہ عیسائی کلیسا کے اکابرین کے بیان میں بھی مسیح کی زندگی کے بارہ میں اختلافات ہیں۔ بعض نے کہا انہیں ۳۳ سال کی عمر میں صلیب پر لٹکایا گیا بعض نے ۴۵ اور ۵۵ سال کی عمر میں اس واقعہ کا ذکر کیا۔ اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ مسیح واقعہ صلیب کے بعد زندہ رہے۔ مقالہ نگار نے اپنے مقالہ میں ہندوستان میں ان کی آمد پر قدیم کتب سے استشہاد پیش کیا۔

محترم شیخ عبد القادر صاحب کے مقالہ کے بعد مکرم ریجنالڈ چارلس ایورڈ سکوفیلڈ نے اپنا مقالہ بعنوان "حیاتِ مسیح کے بارہ میں چند باتیں" پیش کیا۔ فاضل مقالہ نگار لنکا شائر میں پیدا ہوئے رائل ایئر فورس میں بھرتی ہو کر امریکہ، مشرقِ وسطیٰ، برما اور ہند و پاک میں خدمات سرانجام دیں مختلف ملکوں اور تہذیبوں میں زندگی بسر کرنے کی وجہ سے انہوں نے موازنہ مذاہب میں دلچسپی لینا شروع کی اور اس موضوع پر ایک کتاب بھی لکھی۔ آپ احمدی نہیں لیکن تحقیق کے بعد یہ نظریہ رکھتے ہیں کہ حضرت مسیح ناصریؑ صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔

آپ نے اپنے مقالہ میں بیان کیا کہ مسیح کے رفع جسمانی کی قسم کا کوئی واقعہ نہیں ہوا اور یہ کہ مرزا غلام احمد صاحب نے اپنی خداداد بصیرت سے کام لے کر تمام غلط نظریات کا پردہ چاک کر دیا ہے۔ مرزا صاحب خدا اور اس کے رسول محمدؐ کی محبت اور بنی نوع انسان کی ہمدردی کے جذبہ سے سرشار تھے۔ آپ کے وجود میں عیسیٰ علیہ السلام اور مسیح کی اس دنیا میں واپسی کی پیشگوئیاں پوری ہوئیں۔ یہ مرزا غلام احمد ہی تھے جنہوں نے مسیحؑ کے مقبرہ کا سرینگر میں انکشاف کیا۔

آپ نے مقالہ کے آخر میں کہا کہ یہ مان لینا کہ مسیح صلیب سے نیچے گئے تھے ایک بہت مبارک بات ہے۔ اس میں خدا کی ہستی کا ایک زبردست ثبوت پایا جاتا ہے۔ آپ نے کہا کہ مسیح کی صلیبی موت ہمیں مجرم ٹھہراتی ہے جبکہ مسیح کی صلیبی موت سے نجات ہمارے لئے امید کا پیغام ہے۔

ایک قرارداد

اس اجلاس کے آخر میں کانفرنس کے داعی جناب بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد لندن نے ایک قرارداد پیش کی جس میں حکومت بھارت سے درخواست کی گئی کہ وہ سرینگر کشمیر کے محلہ خانیار میں واقع "روضہ بل" کو ایک تاریخی اہمیت کا مذہبی مقام قرار دے اور اس کی حفاظت اور زیبائش کے لئے مناسب انتظام کرے تاکہ مقبرہ اپنی اصلی حالت میں محفوظ ہو جائے۔ نیز صاحب قبر کی شخصیت کی تعیین کے بارہ میں تحقیق کے لئے مناسب سہولتیں مہیا کرے۔

یہ بھی منظور کیا گیا کہ اس قرارداد کی ایک نقل اقوام متحدہ کے ادارہ یونیسکو (UNESCO) کو بھی بھجوائی جائے کہ وہ حکومت ہندوستان کو اس سلسلے میں ہر قسم کی امداد فراہم کرے۔

کانفرنس کے تیسرے روز کی کارروائی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کانفرنس کے آخری اور تیسرے روز ۲۸ جون تین بجے بعد دوپہر حضور کا اختتامی خطاب تھا۔ اس کے لئے انسٹی ٹیوٹ کے اندرونی حصے میں انتظام کیا گیا تھا۔ مرکزی سٹیج کے چاروں طرف وسیع ہال نما گیلریاں تھیں جن میں ڈیڑھ ہزار سے زائد سامعین حضور کا خطاب سننے کے لئے جمع تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اڑھائی بجے سٹیج پر تشریف لائے۔ تلاوت قرآن پاک سے کارروائی کا آغاز ہوا جو مکرم منیر الدین صاحب شمس نائب امام مسجد فضل لندن نے کی۔ اس کے بعد محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے مختصر سپاسنامے کے ذریعہ حضور کے سراپا محبت و شفقت ہونے کا ذکر کیا اور کانفرنس میں حضور کی بنفس نفیس شرکت پر مسرت و ممنونیت کے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے حضور سے کانفرنس کو خطاب کرنے کی درخواست کی۔ حضور کا خطاب ٹھیک تین بجے سے چار بجے تک جاری رہا۔

حضور کے خطاب میں کانفرنس میں زیر بحث مسئلہ کہ مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے کا تجزیہ بھی تھا۔ اس ضمن میں اللہ تعالیٰ کا تصور، اس کی صفات، انسان کی تخلیق کا مقصد، کفارہ، نجات پر حضور نے سیر حاصل تبصرہ فرمایا۔ آپ کا خطاب اس وقت نکتۂ عروج کو پہنچا ہے جب آپ مسیح پاک کے خلیفہ ہونے کی حیثیت سے عالم عیسائیت کے سامنے تبشیر و انذار کے دونوں پہلو نمایاں کرتے ہیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ نے مقالہ کے آغاز میں فرمایا اس کانفرنس کا موضوع بہت اہم اور وسیع ہے۔ اس کے کئی پہلو ہیں جن پر مختلف زاویۂ نگاہ سے آپ نے آراء سنیں۔ میں بعض بنیادی امور کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جس سے اِس مسئلہ کو صحیح پس منظر میں دیکھ کر درست نتیجہ تک پہنچنے میں مدد ملے گی۔

آپ نے فرمایا کائنات کی بنیادی صفت توحیدِ باری تعالیٰ ہے۔ وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ نہ ذات میں نہ صفات میں۔ وہ ازلی اور ابدی ہے۔ اُس کا علم لامحدود ہے۔ خدا تعالیٰ اپنے نیک بندوں پر اپنا وجود ظاہر کرتا ہے مگر اس کی کوئی مادی صورت نہیں۔ وہ تمام صفات کا جامع اور تمام کمالات سے متصف ہے۔ ہر عیب سے مبرّا ہے۔ وہ حیّ و قیّوم ہے۔ وہ اکیلا عبادت کئے جانے کے لائق ہے۔ انسان کی تخلیق کی غرض اُس کا عبد بننا ہے۔ قرآن کریم میں فرمایا "ماخلقت الجنّ والانس اِلّا لیعبدون"۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو دو بنیادی طاقتیں دی ہیں ایک یہ کہ اپنے سفلی جذبات کو دبا کر گناہ سے بچ سکے اور دوسری یہ کہ خدا کی محبت میں ایسا گم ہو جائے کہ غیر اللہ سے کلّی منقطع ہو جائے۔ ان قوتوں کی صحیح نشوونما کے لئے خدا تعالیٰ نے انبیاء مبعوث فرمائے اور شریعتیں نازل فرمائیں۔

آپ نے فرمایا عیسائی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے انسان کو نجات دینے کے لئے تمام بنی نوع انسان کے گناہ اپنے بیٹے عیسیٰ کے ذمہ ڈال دئے اور انہوں نے اِسے خدا کی صفت عدل اور رحم کے عین مطابق قرار دیا حالانکہ ایک بے گناہ کو کسی کے جرم کے بدلے سزا دینا صریحاً بے انصافی ہے۔

آپ نے فرمایا اسلام ہمیں سکھاتا ہے کہ خدا کو پانے کے لئے ضروری ہے کہ انسان تمام بدیوں کو چھوڑ دے۔ اس کی معرفت حاصل کر کے اُس کا تقویٰ اختیار کرے۔ انسانیت کا معراج خدا کی محبت اور اس کے قُرب کا حصول ہے اور یہ کامل معرفت سے حاصل ہو سکتی ہے۔ جسے کامل معرفتِ خداوندی عطا نہ ہو اسے کامل محبت اور کامل خشیت اللہ نصیب نہیں ہو سکتی۔ خدا کی کامل محبت اور کامل خشیت رکھنے والا دل ہی گناہ سے بچ سکتا ہے کیونکہ گناہ بے خوفی اور جرأت کا نتیجہ ہے۔ یہ ہے اِسلام کا تصورِ نجات۔ اِس کے لئے نہ کسی کفّارہ کی ضرورت ہے نہ کسی خون اور صلیبی موت کی۔ اِس کے لئے ضرورت ہے نفس کی قربانی اور اپنے خداداد قویٰ کی خدا کی ہدایات کے تحت صحیح نشوونما کی۔

فرمایا نجات سے مُراد صرف گناہ کی سزا سے بچنا نہیں بلکہ نجات نام ہے اُس رُوحانی خوشحالی کا جس کے لئے انسانی فطرت سرگرداں ہے اور یہ صرف خدا کی کامل محبت اور خشیت اور اُس یارِ ازلی سے مضبوط تعلق پیدا کرنے سے نصیب ہوتی ہے۔

کفارہ کے عقیدہ پر تبصرہ فرماتے ہوئے آپ نے فرمایا یہ نظریہ کہ کفارہ کے بغیر خدائی عدل و انصاف ادھورا رہ جاتا ہے بے معنی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور یہ کہنا بھی غلط ہے کہ چونکہ انصاف سزا کا تقاضا کرتا ہے اور رحم عفو اور درگذر کا تقاضا کرتا ہے اِس لئے خدا کی ذات میں عدل اور رحم دونوں صفات کا اجتماع ممکن نہیں حقیقت یہ ہے کہ خدائی عدل اُس کے رحم کا ہی ایک پہلو ہے۔ خدا کا قانون جس سے نظریہ انصاف جنم لیتا ہے انسانوں کے باہمی مساویانہ حقوق قائم کرتا ہے اور یہ حقوق خدا نے قائم فرمائے ہیں تا امن قائم رہے۔ تمام حقوق و فرائض اور جزا و سزا جن کا تعلق انسانی جان و مال اور عزت سے ہے خدا تعالیٰ کے رحم کے مظہر ہیں۔ کیا عالمِ عیسائیت میں چوری، ڈاکہ، قتل مسیح کے کفارہ کے نتیجہ میں جائز ہو گئے ہیں؟ کیا ان جرائم کی سزا ختم کر دی گئی ہے؟ نہیں ہرگز نہیں بلکہ ہر جُرم کی سزا مقرر ہے جو آج بھی عدالتوں کے توسط سے دی جاتی ہے۔

آپ نے فرمایا بائیبل میں جگہ جگہ توحیدِ باری تعالیٰ کا ذکر ہے۔ خدا کے انبیاء کی آمد کی ایک غرض توحید کا قیام تھا۔ بنی اسرائیل کے انبیاء خدا کے ایک ہونے کا ہی اعلان کرتے رہے۔ خدا زمین و آسمان کا نُور ہے۔ وہ قیّوم ہے یعنی خود قائم ہے اور دوسرے اس کے سہارے قائم ہیں وہ ہر نقص سے پاک اور ہر عیب سے مبرّا ہے۔ اُسے کبھی موت نہیں آئے گی۔ اُسے کوئی صلیب پر نہیں مار سکتا اور نہ اُسے قتل کیا جا سکتا ہے۔ قرآن مجید نے یہ اعلان کر کے کہ مسیح کو صلیب سے نجات دی گئی اور وہ صلیب پر لعنتی موت نہیں مرا ایک صداقت کا اعلان کیا ہے اور بائیبل اِس نظریہ کی تصدیق کرتی ہے۔ مسیح نے یونس نبی کے معجزہ جیسا معجزہ دکھانے کا اعلان کیا تھا۔ کیا یونس نبی مچھلی کے پیٹ میں مُردہ رہا تھا کہ مسیح قبر میں مُردہ داخل ہوتا۔ واقعہ صلیب کے بعد مسیح نے حواریوں کو اپنے زخم دکھائے۔ کیا یہ اِس امر پر دال نہیں کہ مسیح کو ان کے دشمن یہود صلیب پر مار نہیں سکے۔

فرمایا مسیح علیہ السّلام خدا کے رسول اور ایک برگزیدہ انسان تھے۔ یہ کہنا بے انصافی کی انتہاء ہے کہ خدا کا یہ برگزیدہ بندہ صلیب پر لٹکایا گیا اور لعنتی موت مرا۔ خدا کے فرستادوں کو لعنتی نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔ ان کو صلیب پر چڑھایا جا سکتا ہے لیکن اگر صلیبی موت حقیقت میں لعنتی موت ہے تو لازم ہے کہ خدا اپنے برگزیدوں کو ایسی موت سے بچائے وہ تو لوگوں کو لعنت کے داغ سے پاک کرتے ہیں۔ وہ ان کو ایک نئی اور پاکیزہ زندگی عطا کرتے ہیں۔ لعنتی وہ ہوتا ہے جو خدا سے اعراض کرے اُس کا دل سیاہ ہو جائے۔ وہ خدا کی محبت سے خالی ہو جائے۔ خدا سے اُس کا تعلق منقطع ہو جائے اور خدا کے کسی برگزیدہ پر اس کا اطلاق کیونکر ہو سکتا ہے۔

فرمایا عیسائیوں نے اِس نظریہ کے ایجاد کے وقت اِس کے اصل مفہوم اور معنوں میں غور نہیں کیا ورنہ وہ مسیح علیہ السلام جیسے برگزیدہ نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے لئے یہ لفظ استعمال نہ کرتے۔ یہ تصور آپ کے دعویٰ تقدس کے برعکس اور آپ کے مقام نبوت کے بھی خلاف ہے۔ مسیح علیہ السلام نے اپنے آپ کو اس دنیا کا نور اور ہادی قرار دیا تھا۔ خدا نے آپ کی پیدائش کو بابرکت قرار دیا پھر لعنت کے ناپاک نظریہ کا اطلاق آپ پر کیسے کیا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دشمنوں کے منصوبے کو خاک میں ملا دیا کہ آپ کو صلیبی موت کے بدنتائج سے بچا لیا گیا اور آپ لعنت کے داغ سے کلیۃً محفوظ رہے۔

آپ نے واقعہ صلیب کی تفصیل بیان فرماتے ہوئے ثابت فرمایا کہ آپ صلیب پر صرف بے ہوش ہی ہوئے تھے۔ آپ نے صلیب پر جان نہیں دی تھی۔ آپ کی ہڈیاں دوسرے مصلوب لوگوں کی طرح توڑی نہ گئیں۔ آپ کے زخموں کے لئے مرہم عیسیٰ تیار کی گئی جس کا ذکر آپ سے پہلے کسی طبّ کی کتاب میں نہیں اور اس واقعہ کے بعد متعدد کتب طبّ میں اسی نام سے موجود ہے۔ واقعہ صلیب کے بعد آپ کا حواریوں کے ساتھ سفر کرنا، انہیں زخم دکھانا، شہد اور مچھلی کا کھانا یہ ظاہر کرتا ہے کہ صلیب نے مسیح کی جان نہیں لی بلکہ خدا نے دشمنوں کے منصوبے کو ناکام کیا اور وہ اس کے بعد اپنی گمشدہ بھیڑوں کی تلاش میں جگہ جگہ پھرتے رہے اور انہیں پیغام خداوندی پہنچاتے رہے۔ وہ صلیب پر بیہوش ضرور ہوئے وہ مُردہ کے مشابہ ہو گئے تھے اس لئے ان کے لئے حواریوں نے "جی اٹھنے" کا لفظ استعمال کیا اور یہ یقیناً ایک معجزہ تھا کہ خدا کے فرستادہ کے مخالفین اپنے نظریہ کے مطابق انہیں صلیب پر مار کر "ملعون" ثابت نہ کر سکے بلکہ خدا نے انہیں صلیب سے نجات دیکر اپنا مقرب ہونا ثابت کر دیا۔

آپ نے فرمایا اب جو تاریخی شہادتیں ظاہر ہو رہی ہیں ان سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔

فرمایا۔ جماعت احمدیہ کے نزدیک ٹورین کا مقدس کفن کوئی خصوصی اہمیت نہیں رکھتا یہ زیادہ سے زیادہ تائیدی اہمیت رکھتا ہے بنیادی اہمیت نہیں۔ اگر یہ اصلی کپڑا ثابت بھی ہو جاتا تو مسیح کی صلیبی موت سے نجات کے دیگر اہم ترین ثبوت و شواہد میں کچھ کمی نہ آتی۔ آپ نے فرمایا اگر یہ کفن جعلی ہے تو عیسائی اس کو ناواجب تعظیم دینے کے ذمہ دار ہیں اور اگر یہ اصلی ہے تو یہ ہمارے نظریہ کی تائید میں مزید تائیدی گواہ ہے۔

آپ نے فرمایا جونہی کسی خاص مقصد کے لئے مبعوث کئے جائیں وہ اس کے حصول یا حصول کے انتظامات کرنے سے قبل دنیا سے رخصت نہیں ہوتے۔ واقعہ صلیب سے قبل مسیح نے اسرائیل کے گمشدہ قبائل سے رابطہ قائم نہیں کیا تھا اور نہ ہی آپ نے بنی اسرائیل کے اذہان و قلوب کو "وہ نبی" پر ایمان لانے کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ وہ نور جو قادیان پر چمکنے والا تھا جس کی خبر موسیٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علیہ السلام اور دیگر انبیاء بنی اسرائیل دیتے آئے تھے۔ آپ نے اپنے اِس مشن کو واقعہ صلیب کے بعد پایۂ تکمیل کو پہنچایا۔ تاریخ بتاتی ہے کہ اسرائیل کے گمشدہ قبائل نے مسیح کی آواز پر کان دھرا وہ آپ پر ایمان لائے اور پھر ان قبائل نے مسیح کی تعلیم و ہدایت کی روشنی میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو قبول کیا۔ اِس طرح مسیح اپنی بعثت کے مقصد کے حصول میں بھی کامیاب ہوئے۔

مقالہ کے آخر میں دانشورانِ مغرب کو خطاب کرتے ہوئے امام جماعتِ احمدیہ نے فرمایا:۔

ہم سائنس اور ٹیکنالوجی کی بے پناہ ترقی کا اعتراف کرتے ہیں لیکن اِس امر کو نظر انداز نہیں کر سکتے کہ اِس ترقی کے نتیجہ میں تباہی اور بربادی کا خوف بھی اذہان پر تشویشناک حد تک مسلّط ہے۔ اِس تباہی اور بربادی سے بچنے کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ ہم اپنا ہاتھ خدا کے ہاتھ میں دیدیں اور انسان پرستی اور نفس پرستی کو چھوڑ کر خدائے واحد کے سایۂ رحمت تلے جمع ہو جائیں۔

آپ نے فرمایا اِس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بڑی عاجزی اور پیار کے ساتھ تمہیں یہ پیغام پہنچاتا ہوں کہ خوش ہو اور خدا کی حمد کے ترانے گاؤ کہ مسیح جس کے ظہور کی خبر صُحفِ سابقہ میں اور قرآن کریم میں دی گئی تھی اور جس کے ظہور کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی محمدؐ کا وہ فرزند ظاہر ہو چکا ہے۔ مَیں جو اِس وقت آپ کے سامنے کھڑا اور آپ سے مخاطب ہوں اُس کا نائب اور تیسرا خلیفہ ہوں۔ میرے دل میں آپ لوگوں کے لئے سچی ہمدردی اور محبت کا ایک سمندر موجزن ہے۔ مجھے آپ کی تکلیف اور دُکھ نے بے چین اور مُضطرب کر رکھا ہے۔ آپکا اصل دُکھ اپنے رحمٰن اور رحیم ربّ کی معرفت کی کمی ہے۔ مَیں آپ کو اُس سچّے واحد خدا کی طرف بُلاتا ہوں جس نے ہماری تمام ضروریات ہماری پیدائش سے بھی قبل مہیّا فرمائیں اور ہماری سچّی خوشحالی کے سامان پیدا فرمائے۔ اس نے ہمارے قویٰ اور ہماری طاقتوں کی نشوونما کے لئے تمام ضروری سامان مہیّا فرمائے تاکہ اس کے ساتھ زندہ تعلق قائم کرنے میں ہمیں کوئی کمی نہ رہے لیکن ہم نے ناشکری کا ثبوت دیا۔ ہم نے خدا کی عطا کردہ نعمتوں کا غلط استعمال کیا۔ اِس طرح ہم خدا سے دُور ہو گئے اور تباہی کے عمیق غاروں میں جا پڑے اب بھی وقت ہے کہ ہم رُک جائیں اور اپنے ربّ کی طرف رجوع کریں وہ ہمارے تمام گناہ بخش دے گا۔ ہمارے آنسو اور خدا سے ملنے کے لئے ہمارے دلوں کی تڑپ ہی ہمارا کفارہ ہیں ہمیں کسی اَور کفارہ کی ضرورت نہیں۔ مَیں آپ کو خدائے واحد لاشریک کی طرف رجوع کرنے اور اُس کی اطاعت میں اپنی گردنیں جُھکانے کی تلقین کرتا ہوں کہ اِس میں آپ کی بھلائی ہے۔

آپ نے فرمایا مَیں آپ کو محمد صلے اللہ علیہ

کی پیروی کے لئے بُلاتا ہوں۔ مَیں آپ کو دعوت دیتا ہوں کہ آپ خدا کی محبّت کے حصول کے لئے کوشاں ہوں۔ وہ دروازہ دستک دینے والوں کے لئے کھولا جاتا ہے۔ آپ کیوں مایوس ہوتے ہیں کہ یہ آپ کے لئے کھولا نہ جائے گا۔ آگے آئیں! اور مسیح موعود کے جانشین کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اسلام قبول کریں کیونکہ اسلام میں ہی آپکی اور آپ کی آنے والی نسلوں کی بھلائی ہے۔ اگر آپ اِس آواز پر دھیان نہ دیں گے تو ایک خطرناک تباہی آپ کی منتظر ہے۔ وہ تباہی جس کے متعلق آج سے گیارہ سال قبل مَیں نے آپ کو خبردار کیا تھا۔

کلیسا کا چیلنج اور اُس کا عہدہ آفریں جواب

حضور کے خطاب کے بعد محترم چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب نے برٹش کونسل آف چرچز کا وہ بیان پڑھا جو انہوں نے اِس کانفرنس کے موقع پر جاری کیا تھا۔ اِس بیان میں برٹش کونسل آف چرچز نے اِس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ مستقبل میں احمدی مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان لندن اور دوسری جگہوں میں اِس موضوع پر تبادلہ خیالات کے مواقع پیدا کئے جائیں جس میں "مسیح کی صلیب سے نجات کے بارہ میں" اہم نکات زیرِ بحث لائے جائیں۔

چرچ کے بیان کے پڑھے جانے کے بعد حضور نے فرمایا:-

چرچ کے بیان میں یہ خدشہ ظاہر کیا گیا ہے کہ اِس کانفرنس کی کارروائی کی اشاعت سے جذبات مجروح ہوں گے۔ آپ نے فرمایا مَیں اِس موقع پر یہ اعلان کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ جماعتِ احمدیہ کا مقصد کسی کے جذبات کو مجروح کرنا نہیں اور کسی کو اِس پر ناراض بھی نہیں ہونا چاہیئے۔ ہم مسیح علیہ السلام کو خدا کا ایک سچّا رسول اور برگزیدہ نبی مانتے ہیں اِس لئے اِس کانفرنس کی ساری کارروائی میں مسیح علیہ السلام کو عقیدت اور عزّت سے یاد کیا جاتا رہا ہے۔

برٹش کونسل آف چرچز نے اپنے بیان میں جماعتِ احمدیہ اور دوسرے مسلمان فرقوں کے اختلافات کو بھی اُچھالنے کی کوشش کی تھی سلام جماعتِ احمدیہ نے اِس کے جواب میں فرمایا:-

تمام اسلامی فرقے اپنے اختلافات کے باوجود توحیدِ باری تعالےٰ اور صداقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خاتم الانبیاء اور نبیوں کے سردار ہونے پر متفق اور متحد ہیں۔ توحیدِ باری تعالےٰ اور نظریہ تثلیث کے بارہ میں ہمارے درمیان کسی قسم کا کوئی اختلاف نہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کونسل آف چرچز کے بیان میں یہ امر تسلیم کیا گیا تھا کہ عیسائیت کی طرف سے بھی بسا اوقات دوسرے مذاہب کے بنیادی عقائد کے بارے میں جارحانہ اور منفی حملے ہوتے رہے ہیں، اس قسم کے حملے بنیادی عیسائی عقائد کے خلاف احمدیوں کی طرف سے کئے جاتے رہے ہیں۔ امام جماعتِ احمدیہ نے فرمایا:

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عیسائیت کی طرف سے دوسرے مذاہب کے بنیادی عقائد کے خلاف جارحانہ اور منفی انداز کے حملے یقیناً ہوتے رہے ہیں لیکن احمدیوں کی جانب سے اس نظریہ کی اشاعت سے کہ مسیح خدا کے برگزیدہ نبی ہی تھے اور آپ کی طرف ایسی منسوب بات کی تردید جو آپ کے مقامِ نبوت کے خلاف ہو اسے کسی طور پر بھی جارحانہ یا منفی انداز کے حملے کا نام نہیں دیا جا سکتا۔ اور مجھے امید ہے اگر ان عقائد کی محبت اور پیار سے

عیسائیوں کے سامنے اشاعت کی جائے تو وہ مسیح کی الوہیت اور صلیب پر اُن کی موت (جس کے نتیجہ میں وہ نعوذ باللہ لعنتی ثابت ہوتے ہیں) کے عقیدہ سے دستکش ہو جائیں گے۔ بے گناہ مسیح کو گناہگاروں کے جرائم کی سزا کیسے دی جا سکتی ہے۔

برٹش کونسل آف چرچز کے تبادلہ خیالات کے چیلنج کے جواب میں امام جماعتِ احمدیہ نے فرمایا:۔

ہم اس دعوت کو قبول کرتے ہیں اور تجویز کرتے ہیں کہ ایسے تبادلۂ خیالات لندن، روم، مغربی افریقہ کے ایک دارالحکومت، ایک ایشیائی دارالحکومت اور ریاستہائے متحدہ امریکہ میں فریقین کے درمیان طے پا جانے والی تاریخوں اور شرائط پر منعقد کی جائیں۔ (باقی صفحہ ۳۴ پر)

پولکا آئس کریم
چاکولیٹ سٹابری اور بنج ری ایپل فلیور
پردہ کا معقول انتظام ہے
ریاض پان کارنر چوک رحمت بازار۔ ربوہ

تبرکات

وفاتِ مسیح ناصری علیہ السلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کیوں نہیں لوگو تمہیں حق کا خیال؟ ❊ دِل میں اُٹھتا ہے مرے سَو سَو اُبال
ابنِ مریمؑ مر گیا حق کی قسم ❊ داخلِ جنّت ہُوا وہ محترم
عہد شُد از کردگارِ بے چگوں ❊ غور کُن در اِنّھُمْ لَا یَرْجِعُوْن
یہ تو رہنے کا نہیں پیارو مکاں ❊ چل بسے سب انبیاء و راستاں
ہاں نہیں پاتا کوئی اِس سے نجات ❊ یُوں ہی باتیں ہیں بنائیں واہیات
کیوں بنایا ابنِ مریمؑ کو خُدا ❊ سُنّت اللہ سے وہ کیوں باہر رہا
کیا یہی توحیدِ حق کا راز تھا ❊ جس پہ برسوں سے تمہیں اِک ناز تھا

کیا کبر میں ہے خُدائی کا نِشاں؟

الاماں ایسے گماں سے الاماں

(منقول از ازالہ اوہام حصّہ دوم صفحہ ۷۶۴ مطبوعہ ۱۸۹۱ء)

مٹ کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(از حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

غم اپنے دوستوں کا بھی کھانا پڑے ہمیں ❊ اغیار کا بھی بوجھ اُٹھانا پڑے ہمیں
اِس زندگی سے موت ہی بہتر ہے اے خدا ❊ جس میں کہ تیرا نام چھپانا پڑے ہمیں
منبر پہ چڑھ کے غیر کہے اپنا مدّعا ❊ سینہ میں اپنے جوش دبانا پڑے ہمیں
یہ کیا عدل ہے کہ کریں اَور ہم بھریں ❊ اغیار کا بھی قضیہ چکانا پڑے ہمیں
سُن مدعی نہ بات بڑھا تا نہ ہو یہ بات ❊ کوچہ میں اس کے شور مچانا پڑے ہمیں
اتنا نہ دُور کر کہ کٹے رشتۂ وداد ❊ سینہ سے اپنے غیر لگانا پڑے ہمیں
پھیلائیں گے صداقتِ اسلام کچھ بھی ہو ❊ جائیں گے ہم جہاں بھی کہ جانا پڑے ہمیں
پرواہ نہیں جو ہاتھ سے اپنے ہی اپنا آپ ❊ حرفِ غلط کی طرح مٹانا پڑے ہمیں

مٹ کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار

رُوئے زمیں کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لندن کانفرنس

۲، ۳، ۴ جون ۱۹۷۸ء

(از چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل)

کون پہنچا ہے دیارِ غرب میں ❊ شور برپا ہے حصارِ غرب میں
اجتماعِ اہلِ حق کو دیکھ کر ❊ فکر میں ڈوبا کلیسا سر بسر
اِک تہلکے کا سبب تیغِ قلم ❊ جم سکے قطعاً نہ باطل کے قدم
مرکزِ تثلیث انگلستان میں ❊ ہو گئی کسرِ صلیب اِک آن میں
چرخ پر زندہ تھا جو تصویر میں ❊ قبر اس کی مل گئی کشمیر میں
کانفرنس تھی یا کہ اِک ضربِ کلیم ❊ ہو گیا پولوس کا مذہب دو نیم

فتح کا نقارہ لندن کانفرنس
بدر کا نظارہ لندن کانفرنس

اللہ کے احکام پہ چلنا ہے ترا کام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ کے بندوں سے جسے پیار نہیں ہے ❊ اللہ کی رحمت کا سزاوار نہیں ہے

افسوس صد افسوس کہ اس دَور کا اِنساں ❊ خود اپنا بھی ہمدرد و وفادار نہیں ہے

جو کرتا ہے خود اس کے ہے انجام سے غافل ❊ جو کہتا ہے وہ کرنے کو تیار نہیں ہے

ظالم کے مظالم کا مؤیّد ہے یہ ناداں ❊ مظلوم کی آہوں سے سروکار نہیں ہے

حیوان ہے، انساں نہیں لاریب وہ زردار ❊ جو مُفلس و محتاج کا غم خوار نہیں ہے

بیزار ہے ہر آن بھکاری کی صدا سے ❊ بھولے سے بھی دل مائلِ ایثار نہیں ہے

گر دِل کا غنی ہے تو یقیناً تُو غنی ہے ❊ ہے حرص و ہوی تجھ میں تو خوددار نہیں ہے

گفتار کا غازی تُو بنا بھی تو ہُوا کیا
کیا فائدہ گر غازیٔ کردار نہیں ہے

کر خوبیٔ کردار سے تُو فتح دلوں کو ❊ کام آتی یہاں آہنی تلوار نہیں ہے

اللہ کے احکام پہ چلنا ہے ترا کام ❊ اللہ کا بندہ ہے تُو مختار نہیں ہے

ہو گی نہیں محمود کبھی عاقبت اس کی ❊ جو خاکِ درِ احمدِ مختار نہیں ہے

صدّیقی پہ اللہ کا یہ خاص کرم ہے
اُلفت میں کسی بُت کی گرفتار نہیں ہے

(محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ انگلستان و مغربی افریقہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مطالباتِ تحریکِ جدید

فرمودہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۔ سادہ زندگی بسر کریں۔

۲۔ امانت فنڈ تحریکِ جدید میں روپیہ جمع کروائیں۔

۳۔ دشمن کے گندے لٹریچر کا جواب تیار کریں۔

۴۔ تبلیغ ممالکِ بیرون میں حصّہ لیں۔

۵۔ سکیم خاص تبلیغی میں مالی لحاظ سے حصّہ لیں۔

۶۔ تبلیغی سروے میں حصہ لیں۔

۷۔ وقف رخصتِ موسمی میں حصّہ لیں۔

۸۔ نوجوان خدمتِ دین کے لئے زندگیاں وقف کریں۔

۹۔ رخصت کے ایّام خدمتِ دین کے لئے وقف کریں۔

۱۰۔ صاحبِ پوزیشن مختلف جلسوں میں لیکچر دیں۔

۱۱۔ کم از کم پچیس لاکھ کا ایک مستقل ریزرو فنڈ قائم کریں۔

۱۲۔ پنشنر اصحاب اپنے آپ کو خدمتِ دین کے لئے پیش کریں۔

۱۳۔ طلباء کو تعلیم و تربیت کے لئے مرکزِ سلسلہ میں بھیجیں۔

۱۴۔ صاحبِ حیثیت لوگ اپنے بچّوں کے مستقبل کے بارے میں مشورہ طلب کریں۔

۱۵۔ بیکار دُنیا میں نکل جائیں۔ خود کمائیں اور کھائیں اور تبلیغِ احمدیت بھی کرتے پھریں۔

۱۶۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔

۱۷۔ جو لوگ بیکار ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹا جو کام بھی مل سکے کر لیں۔

۱۸۔ مرکزِ سلسلہ میں مکان بنوائیں۔ یہ دُنیا نہیں بلکہ دین ہے۔

۱۹۔ مقاصدِ تحریکِ جدید کی کامیابی کے لئے خاص طور پر دعائیں کریں۔

۲۰۔ تمدّنِ اسلامی کا قیام کریں۔

۲۱۔ قومی دیانت کا قیام کریں۔

۲۲۔ عورتوں کے حقوق کی حفاظت کریں۔

۲۳۔ راستوں کی صفائی کا خیال رکھیں۔

۲۴۔ احمدیہ دارالقضاء کا قیام کریں اور اس کے فیصلوں کی پابندی کریں۔

۲۵۔ اپنی اولاد کو دین کے لئے وقف کریں۔

۲۶۔ وقفِ جائداد و آمد میں حصّہ لیں۔

۲۷۔ "حلف الفضول" کی قسم کا معاہدہ کریں کہ ہم امانت، عدل و انصاف کو قائم کرینگے

(کتاب مطالبات تحریکِ جدید)

اُمید ہے جملہ احبابِ جماعت حضورؒ کے اِن مطالباتِ تحریکِ جدید کو پورا کرنے کی کوشش فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

رُوداد لنڈن کانفرنس (بقیہ صفحہ ۲۷)

آپ نے مزید فرمایا:-

ہم رومن کیتھولک کلیسا کے نمائندگان سے بھی عقائد کے اختلافات پر تبادلہ خیالات کو خوش آمدید کہتے ہیں خواہ یہ گفتگو علیحدہ کی جائے یا دوسرے تمام عیسائی کلیسا بشمول برٹش کونسل آف چرچز کی طرف سے متحد ہو کر کی جائے۔

کلیسا کی طرف سے اِس کا کیا جواب ملتا ہے۔ دیدہ باید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

البلاغ ایڈورٹائزرز

مکرم سیّد سجاد احمد صاحب رحمت بازار ربوہ کو ماہنامہ تحریکِ جدید کے حصول کے لئے ایجنٹ مقرر کیا گیا ہے۔ براہِ کرم متعلقہ احباب ان سے پورا پورا تعاون فرماویں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء ۔

مینیجنگ ایڈیٹر ماہنامہ تحریکِ جدید۔ ربوہ

آئس کریم۔ ٹھنڈا دودھ اور دیگر مشروبات کا مرکز (پردہ کا معقول انتظام ہے)

مُون آئس بار رحمت بازار ربوہ

پیشکردہ خان برادرز

فضلِ عمر فاؤنڈیشن ربوہ کا ضروری اعلامیہ برائے ۱۳۵۸ ہش (۱۹۷۹ء)

علمی تصانیف پر ساڑھے سات ہزار روپے سالانہ کے انعامات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جلسہ سالانہ ۱۹۴۹ء کے موقع پر احبابِ جماعت کے سامنے سلسلہ کتب کی تصنیف کے بارے میں ایک جامع سکیم رکھی تھی۔ اِس سکیم کی ترغیب کے لئے فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے ڈیڑھ ڈیڑھ ہزار روپے کے پانچ انعامات مقرر کئے گئے ہیں۔ یہ انعامات ان کتب کے لئے مقرر کئے گئے ہیں جو مندرجہ ذیل وسیع عنوانات کی شقوں میں سے کسی ایک شق کے تحت آجائیں:۔

پہلا اِنعام۔ بنیادی اسلامی عقائد مثلاً ہستی باری تعالیٰ، صفاتِ الٰہیہ، ضرورت نبوّت، معیارِ شناخت نبوّت، دعا، قضا و قدر، بعث بعد الموت، بہشت و دوزخ، معجزات، ضرورت شریعت وغیرہ۔

دوسرا اِنعام۔ اسلامی عبادات اور اسلامی اخلاق کا کوئی پہلو۔

تیسرا اِنعام۔ تاریخ مذہب، تاریخ انبیائے سابقہ، تاریخ اسلام، کسی ملک میں اسلام پھیلنے کی تاریخ، تاریخ احمدیت، صحابہؓ یا کسی ممتاز مسلمان کی تاریخ و سیرت وغیرہ۔

چوتھا اِنعام۔ اسلامی اقتصادیات مثلاً "بنکنگ اور سُود"۔ "نظامِ بیمہ"۔ "لیبر اور متعلقہ مسائل"۔ "تجارتی کمپنیوں کا نظام"۔ "انڈسٹری"۔ "بین الاقوامی تجارت" (اِن مضامین پر اسلامی نقطۂ نگاہ سے روشنی ڈالنے کے علاوہ رائج الوقت نظام کے ساتھ موازنہ بھی کرنا ہوگا)۔ کسی دُنیوی علم کی ترقی کے لئے مسلمانوں کی تحقیق اور اس کی ترقی میں ان کا حصّہ۔

پانچواں اِنعام۔ کوئی اَور علمی موضوع جو اُوپر کی شقوں میں شامل نہ ہو۔

شرائط

(۱) یہ انعام ہر سال دیا جائے گا۔ اس کے لئے سال یکم جنوری سے ۳۱۔ دسمبر تک شمار ہوگا۔

(۲) مقابلہ میں وہی مسوداتِ کتب شامل کئے جا سکیں گے جو یکم نومبر تک دفتر فضلِ عمر فاؤنڈیشن میں موصول ہو جائیں گے۔ البتہ خاص حالات میں استثنائی طور پر اس کے بعد بھی کوئی مقالہ قبول کیا جا سکے گا۔

(۳) یہ ضروری ہوگا کہ کتاب شائع شدہ نہ ہو بلکہ صرف مسودہ بھجوایا جائے گا۔

(۴) یہ مسودہ بیس ہزار الفاظ سے کم نہ ہو۔

(الف) مسودہ کی دو مجلّد کاپیاں داخل کی جائیں (ب) مقالہ لکھنے سے پہلے مؤلف اپنے مقالہ کے مضمون

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا مجمل ڈھانچہ ارسال کریں تاکہ متعلقہ کمیٹی اس پر غور کر کے اگر ضرورت سمجھے تو مضمون کو بہتر بنانے کے لئے مناسب راہنمائی کر سکے (ج) مقالہ نویس اپنے مقالوں میں حوالہ جات مکمل درج کریں جن میں کتاب کا سنِ طباعت اور مصنّف کا نام ضروری طور پر شامل کیا جائے (د) انگریزی خوان طبقہ توجہ کرے۔ جائز ہوگا کہ ایک عربی دان عالم اور ایک انگریزی دان مل کر انگریزی میں مقالہ مرتّب کریں جو دونوں کے نام پر شمار اور شائع ہو سکے گا۔

(۵) پرانی کتب زیرِ غور نہ آئیں گی (۶) انعام حاصل کرنے کے لئے ایک خاص علمی اور تحقیقی معیار مقرر کیا گیا ہے اس معیار پر اُترنے کا فیصلہ اور انعام کے قابل سمجھے جانے کا فیصلہ ایک بورڈ کرے گا جس کا تقرر اِس غرض کے لئے صدر محترم فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے ہوا کرے گا۔ اس بورڈ کا فیصلہ آخری اور قطعی ہوگا اور اسکے خلاف کسی عدالت میں چارہ جوئی نہیں ہو سکے گی (۶ الف) مستحق انعام قرار دئے جانے والے مقالوں کے مؤلفین کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ اپنے مقالوں کی اشاعت سے پہلے منصفین کی ہدایات کی روشنی میں اپنے مسودوں کی تصحیح کر لیں (۶ ب) نیز مسودہ کی ایک تصحیح شدہ نقل ریکارڈ کے لئے دفتر میں داخل کریں۔

(۷) ضروری نہ ہوگا کہ ہر سال یہ انعام ضرور دیا جائے بلکہ اگر کسی سال کسی شق میں کوئی مضمون بھی معیار پر پورا نہ اُترے تو اس سال انعام نہ دیا جائے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۸) انعام حاصل کرنے والے مضمون کا کاپی رائٹ مصنّف کا ہوگا لیکن انعامی مقالے یا تصنیف کے ۱/۳ حصّہ کو بصورت اقتباس شائع کرنے کا فضلِ عمر فاؤنڈیشن کو حق ہوگا اور اگر تین سال تک انعامی مقالے یا تصنیف کو مصنّف شائع نہ کرے تو کاپی رائٹ فضلِ عمر فاؤنڈیشن کا ہو جائے گا۔ مقالہ نویسندگان اپنے اپنے مقالوں کی کم از کم دو مجلّد کاپیاں فاؤنڈیشن کے دفتر میں بھجوائیں۔

(الف) اگر کسی مقالہ کی طباعت و اشاعت فاؤنڈیشن کے خرچ پر زیرِ غور ہو اور مصنّف کا اصرار ہو کہ اسے مناسب رائلٹی ادا کی جائے تو فاؤنڈیشن اس پر غور کر سکتا ہے یعنی رائلٹی دے کر مقالہ چھپوانا خارج از امکان نہیں۔

(ب) اگر مقالہ نویس اپنا مقالہ خود شائع نہ کر سکتا ہو اور مقالہ کی اشاعت فاؤنڈیشن کے نزدیک سلسلہ کے مفاد کے لئے ضروری ہو تو فاؤنڈیشن اس کی اشاعت کا مناسب انتظام کرے گا۔

(۹) مندرجہ بالا پانچوں شقوں کے وسیع عنوانات کے ماتحت کسی عنوان کا قائم کرنا خود مصنّف کا کام ہوگا مگر بہتر ہوگا کہ عنوان کے متعلق وہ صدرِ محترم سے استصواب کر لے۔ انعام یافتہ مقالہ کی طباعت سے قبل اس مقالہ کے عنوان پر دوبارہ غور کیا جائے گا۔

(۱۰) اِس امر کا فیصلہ کہ کوئی مضمون کس شق کے تحت آتا ہے یا یہ کہ کسی شق کے تحت بھی نہیں آتا محترم صدر فضلِ عمر فاؤنڈیشن کا کام ہوگا اور اس کے بارے میں ان کا فیصلہ قطعی اور آخری ہوگا۔ (سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن۔ ربوہ)

روزنامہ
الفضل
ربوہ
ہمارا آپکا اور سب کا اخبار

اِس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے اقتباسات، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے رُوح پرور خطبات، علماءِ سلسلہ کے اہم مضامین بیرونی ممالک میں جماعت کی تبلیغی مساعی کی تفاصیل اور اہم ملکی اور عالمی خبریں شائع ہوتی ہیں۔ آپ خود بھی یہ اخبار پڑھیں اور دوسروں کو بھی مطالعہ کے لئے دیں۔ اِس کی توسیع اشاعت آپ کا جماعتی فرض ہے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

ماہنامہ
خالد
ربوہ

ماہنامہ "خالد" نوجوانوں کی عالمگیر تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ کا مرکزی ترجمان ہے۔ اِس بلند پایہ مجلّہ میں مجلسی سرگرمیوں کے ساتھ نوجوانوں کے مناسبِ حال نہایت عمدہ علمی و تربیتی مضامین پیش کئے جاتے ہیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے اراکین کے علاوہ دیگر احباب کے لئے بھی "خالد" کا مطالعہ یقیناً بہت مفید ہوگا۔

قیمت سالانہ دس روپے ہے

(مینیجر ماہنامہ "خالد" ربوہ)

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے
اپنے معروف ادارہ
گلوب ٹمبر کارپوریشن
۲۶ نیو ٹمبر مارکیٹ۔ راوی روڈ۔ لاہور
پر تشریف لاویں

فون نمبر ۶۰۲۲۰ / ۵۳۴۲۰

رہائش ۶۲۹۳۰ فیکٹری رچنا ٹاؤن ۷۱۰۷۰۰
احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کے لئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

وَسِّعْ مَكَانَكَ
البساط کالونی ربوہ
فوری قبضہ فوری رجسٹری

رہائش کے لئے کھلی فضا۔ خوشگوار ماحول ربوہ سے ایک فرلانگ۔ چمن عباس سے متصل۔ کمیٹی کی حدود سے باہر۔ ایک کنال دس مرلے کے پلاٹس جو محدود تعداد میں ہیں۔ اِس نادر موقع سے فائدہ اُٹھائیں۔

ہر قسم کی پراپرٹی کی خرید و فروخت کے سلسلہ میں آپ کا اپنا با اعتماد با اصول اور مستعد ادارہ

بلال اسٹیٹس جنرل مرچنٹ قصبہ روڈ ربوہ
فون آفس ۲۰۵ رہائش ۲۰۵

منافع خیز انوسٹمنٹ

کراچی میں جائیداد خریدنے کا نادر موقع

اگر آپ اپنا روپیہ محفوظ کرنا چاہتے ہیں تو کراچی میں جائیداد خرید لیجئے۔ امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ چند سالوں میں اِس جائیداد کی قیمت بہت بڑھ جائیگی ہماری خدمات سے فائدہ اُٹھائیں۔

خورشید سنز۔ نشانِ رحمت

نمبر ۲/۹ - 202 - P.E.C.H.S بلاک

کراچی 29 فون 432776

ہر قسم کا سامانِ سائنس و اجبی نرخوں پر
خریدنے کے لئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

گنپت روڈ۔ لاہور

فون نمبر ۶۴۵۰۰

کو یاد رکھیں

ہر قسم کے عمارتی لکڑی
دیودار۔ کیل۔ چیل۔ پٹرول کے لئے

ہمارے ہاں رجوع فرمائیں

سٹار ٹمبر

۵۳۔ فیروزپور روڈ

بالمقابل تھانہ اچھرہ لاہور

فون نمبر ۷۱۰۶۱۷

حکیم نظام جان صاحب (مرحوم) کے

مشہور مجرّبات

۱۹۱۱ء سے شہرۂ آفاق

حبِ اٹھرا	مکمّل کورس	پچیس روپے
نرینہ اولاد گولیاں	مکمّل کورس	تیس روپے
ردِ جامِ عشق	ایک ماہ کیلئے	تیس روپے

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ ۱۹۰

فون نمبر ۷۴۸۴۴ ربوہ فون ۶۳۸

نگران۔ حکیم عبدالحمید (درجہ اوّل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کپڑے کی مشہور دُکان

الفردوس

۸۵۔ بی۔ انارکلی۔ لاہور

الفردوس شال مرچنٹ

ہمارے ہاں ہر قسم کی گرم کشمیری کامدار شالیں، زنانہ و مردانہ دُھسّے اور گرم مرینہ تھوک و پرچون واجبی داموں پر دستیاب ہیں۔ نیز ریڈی میڈ کُرتے، شلواریں، سُوٹ وغیرہ بھی ہر قسم مل سکتے ہیں۔

الفردوس شال مرچنٹ

۸۵۔ انارکلی۔ لاہور

ہر قسم کا

کاغذ، بکس بورڈ اور گتہ

بارِ عایت خریدنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں

اور دُعا فرمائیں

مقبول پیپر مارٹ

گنپت روڈ۔ لاہور

فون ۔ ۶۳۸۴۹

گھر ملک عبداللطیف ستکوہی۔ فون ۶۲۵۱۶

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے

اپنے معروف ادارہ

پاک لمبرز

۲۵۔ نیو ٹمبر مارکیٹ

راوی روڈ۔ لاہور

فون دُکان ۶۲۶۱۸

فون رہائش ۵۳۵۰۰

کو یاد رکھیں

ہر قسم کے

کاروں اور جیپوں کی کمانیوں اور پٹوں

نیز

سلنسر بکس اور سلنسر پائپ

کیلئے

ہماری خدمات سے فائدہ اُٹھائیں

میاں بھائی آٹو سٹور

۱۰ منٹگمری روڈ۔ لاہور

فون ۳۱۱۴۶۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کو معلوم ہی ہے؟
کہ
حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کے مشہور شاگرد
حکیم نظام جان صاحب (مرحوم)
کے دواخانہ کا نام اب
مشہور دواخانہ
ہو چکا ہے اور خط و کتابت کیلئے اب
اتنا پتہ ہی کافی ہے
مشہور دواخانہ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ ۱۹۰
فون نمبر ۷۴۸۴۴ ربوہ فون ۶۳۸
نگران حکیم عبدالحمید (درجہ اوّل)

کراچی میں جائیداد
خریدنے کے لئے
سلطان احمد طاہر سلیمان احمد طاہر
پراپرٹی لنکس سے رابطہ پیدا کیجئے
C-25 کمرشل ایریا
ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی ۴
ٹیلیفون ۵۴۲۳۸۱ — ۵۴۲۳۸۲
۴۳۴۸۳۲

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں
بیاہ شادی کیلئے
جڑاؤ و سادہ سیٹ
چاندی کے خوشنما برتن، ٹی سیٹ وغیرہ
فرحت علی جیولرز
کمرشل بلڈنگ شاہراہِ قائدِ اعظم لاہور۔ فون ۵۲۶۲۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خدا تعالیٰ کے فضل سے ربوہ کی بڑھتی ہوئی آبادی ہم سب کے لئے خوشکن ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ رہائشی مشکلات۔ تعمیری معاملات۔ خرید و فروخت کے مسائل اور دیگر امور بسا اوقات ہمارے احباب کیلئے پریشانی کا موجب بنتے ہیں

اس سلسلہ میں آپ بڑے اعتماد کے ساتھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ندیم کنسٹرکٹرز اینڈ پراپرٹی ڈیلرز (رجسٹرڈ)

ریلوے روڈ (رحمت بازار) ربوہ

فون آفس ۵۲۱ رہائشی ۴۳۱

کی خدمات حاصل کیجئے۔ رہائشی و دیگر ہر قسم کی تعمیرات کے لئے مخلصانہ رہنمائی، مشورہ اور کارکردگی کا ہمارے ہاں خصوصی انتظام ہے۔ نیز ہر قسم کی زرعی و سکنی اراضی، مکانات، دکانات اور کمرشل پلاٹس وغیرہ کی خرید و فروخت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔ مالکانہ حقوق۔ رجسٹری و دیگر متعلقہ امور کو پایۂ تکمیل تک پہنچانا ہم اپنا اخلاقی فرض سمجھتے ہیں۔

والسلام آپ کا مخلص

شریف احمد جاوید بھٹی

پروپرائٹر ندیم کنسٹرکٹرز اینڈ پراپرٹی ڈیلرز (رجسٹرڈ) ریلوے روڈ رحمت بازار ربوہ

فون آفس ۵۲۱ رہائشی ۴۳۱

ALBALAGH